THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday the May 19, 2025
(350th Session)
Volume VI, No.04
(Nos. 01-06)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume VI No.04 | SP.VI(04)/2025 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. FATEHA 2
3. Leave of Absence 2
4. Point raised by Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the Opposition, regarding the exclusion of Opposition from delegation/Committee apropos Indian aggression 3
   - Senator Azam Nazeer Tarar 6
   - Senator Khalil Tahir 9
5. Point of public importance raised by Senator Kamran Murtaza regarding abduction of senior bar member in Balochistan 12
   - Senator Anwaar Ul Haq 12
   - Senator Azam Nazeer Tarar (Minister for Law and Justice) 14
6. Introduction of [The Constitution (Amendment) Bill, 2025] (Amendment of Article 228 of the Constitution) 16
7. Introduction of [The Indecent Advertisements Prohibition (Amendment) Bill, 2025] 17
8. Introduction of [The Islamabad Capital Territory Food Safety (Amendment) Bill, 2025] 18
9. Introduction of [The Constitution (Amendment) Bill, 2025] 19
10. (Amendment of Article 153 of the Constitution) 19
11. Senator Zeeshan Khan Zada: I, Senator Zeeshan Khan Zada, move for leave to introduce a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2025]. (Amendment of Article 153 of the Constitution). 19
12. Introduction of [The Mental Health (Amendment) Bill, 2025] 20
13. Introduction of [The National Disaster Management (Amendment) Bill, 2025] 22
14. Introduction of [The Pakistan Medical and Dental Council (Amendment) Bill, 2025] 23
15. Introduction of [The Legal Practitioners and Bar Councils (Amendment) Bill, 2025]. 24
   - Senator Azam Nazeer Tarar 24
   - Senator Syed Shibli Faraz 25
   - Senator Saif ullah Abro 28
   - Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice 29
16. Consideration and passage of [The Trade Organizations (Second Amendment) Bill, 2025] 31
17. Consideration and Passage of [The Islamabad Capital Territory Child Marriage Restraint Bill, 2025] 33
   - Senator Sherry Rehman 33
   - Senator Atta-ur-Rehman 35

- Senator Rubina Qaim Khani 36
- Senator Atta Ur Rehman 37
- Senator Khalil Tahir 38
- Senator Aimal Wali Khan 38
- Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur 40
- Senator Abdul Wasay 41
- Senator Farooq Hamid Naek 42
- Senator Samina Mumtaz Zehri 43
- Senator Atta-ur-Rehman 45
- Senator Sarmad Ali 45
- Senator Sherry Rehman 46
- Senator Naseema Ehsan 47

18. Consideration and Passage of [The Ghurki Institute of Science and Technology Bill, 2025] 50
19. Consideration and Passage of [The International Examination Board Bill,2025] 50
20. Consideration and Passage of [The Anti-Rape (Investigation and Trial) (Amendment Bill,2023] 51
21. Consideration and passage of [The University of Innovation and Technology Bill, 2023] 52
22. Consideration and passage of [The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2024] 53
23. Consideration and passage of [The National Highways Safety (Amendment) Bill, 2024] 55
24. Point of public importance raised by Senator Dost Muhammad Khan regarding non-provision of hostel accommodation to the students of Khyber Pakhtunkhwa in various Universities of Punjab 56
25. Consideration and passage of [The China Pakistan Economic Corridor Authority (Amendment) Bill, 2022] 58
26. Consideration and Passage of [The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2023] 60
27. Consideration and Passage of [The Pakistan Names and Emblems (Prevention of Unauthorised Use) (Amendment) Bill, 2023] 61
28. Withdrawal of [The National Commission on the Status of Women (Amendment) Bill, 2025] under Rule 115 62
29. Withdrawal of [The National Commission for Human Rights (Amendment) Bill, 2025] under Rule 115 63

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES
Monday, the May 19, 2025

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten minutes past four in the evening with Mr. Acting Chairman (Syedaal Khan) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ
مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾ وَ مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا
مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّيْ مِنْ
لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿۸۰﴾ وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾

ترجمہ: نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور صبح کے وقت قرآن پڑھا کرو، بے شک صبح کے وقت قرآن پڑھنے میں فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھا کرو خاص تمہارے لیے بہتر ہے۔ عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا۔ اور اے حبیب! یوں عرض کرو کہ اے میرے رب! مجھے پسندیدہ طریقے سے داخل فرما اور مجھے پسندیدہ طریقے سے نکال دے اور میرے لیے اپنی طرف سے مددگار قوت بنادے۔ اور آپ فرما دیجیے کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا۔

سورۃ بنی اسرائیل: (آیات 78تا81)

FATEHA

جناب قائم مقام چیئرمین: جزاک اللہ۔ سینیٹر حاجی ہدایت اللہ صاحب! کل قلعہ عبداللہ، بلوچستان میں دھماکے میں شہید ہونے والوں کے لیے دعا کریں۔

(اس موقع پر فاتحہ خوانی کی گئی)

Leave of Absence

جناب قائم مقام چیئرمین: اب ہم چھٹی کی درخواستیں لیتے ہیں۔ سینیٹر آغا شاہزیب درانی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 349ویں اجلاس کے دوران مورخہ 22اور 25اپریل کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر اسد قاسم صاحب نے بعض نجی مصروفیات کے بنا پر گزشتہ 349ویں اجلاس کے دوران مورخہ 22اپریل کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر مولانا عبدالواسع صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر گزشتہ 349 ویں مکمل اجلاس کے لیےایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر محمد اسلم ابڑو صاحب نے بیرون ملک ہونے کی بناپر گزشتہ 349 ویں اجلاس کے دوران مورخہ 23 تا 29 اپریل کے لیےایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: آرڈر نمبر ۱۲ لے لیتے ہیں کیونکہ وزیر برائے سائنس و ٹیکنالوجی کا کوئی ضروری کام، emergency ہے۔ جی ڈاکٹر ہمایوں صاحب۔ جی شبلی فراز صاحب۔

سینیٹر سید شبلی فراز (قائد حزب اختلاف): شکریہ۔ دیکھیں جی یہ ایک اچھا gesture ہے جسے میں acknowledge کرتا ہوں کہ اگر قائد حزب اختلاف یا قائد ایوان کھڑا ہو تو اس کو floor دینا چاہیے unless کہ ایک confusion create ہو جائے تو اس کے لیے شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، جی۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جو اچھی بات ہے ہم اس کو acknowledge کریں گے جو نہیں ہو گی اس کو ہم۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، میرا دھیان نہیں تھا، جی۔

<u>Point raised by Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the Opposition, regarding the exclusion of Opposition from delegation/Committee apropos Indian aggression</u>

سینیٹر سید شبلی فراز: آپ نے دیکھا ہے میں کھڑا ہوا ہوں تو آپ نے مجھے floor دے دیا ہے، بہت بہت شکریہ۔ چیئرمین صاحب! دیکھیں بات یہ ہے کہ آپ کو پتا ہے کہ ہمارے اس ہاؤس میں پچھلے ایک ہفتے سے، جب سے یہ اجلاس شروع ہوا ہے in the aftermath of the India – Pakistan conflict, جس میں کہ ہمارے ملک میں حملہ کیا گیا تھا، انڈیا نے حملہ کیا، اور ایسے اقدامات کیے جس سے ہمارے ملکی مفاد کے خلاف انڈیا نے اقدامات کیے اور پانی بند کر دیا، unprovoked حملہ کیا، میزائلوں سے حملہ کیا۔ ہمارے لوگ شہید ہوئے، civilians شہید ہوئے، ہمارے فوجی جوان شہید ہوئے، ایئر فورس کے بھی شہید ہوئے۔ اس قسم کی situation میں ڈال دیا ہمارے ملک کو اور اس میں ہماری ساری پارٹیوں کا جو ایک unanimous اور ایک united front نظر آیا، چاہے یہ ایوان ہو، ایوان زیریں ہو، پوری قوم اکٹھی ہو گئی۔ یہ بڑی خوش آئند بات تھی کہ ایک issue پر جہاں پر پاکستان کا issue آئے اس میں ساری قوم اکٹھی ہو جائے لیکن یہ وہ tradition ہے جس کو آپ نے ہر پہلو سے اس میں اسی یگانگت، یکسوئی اور یک جہتی کو آپ نے برقرار رکھنا ہے کیونکہ خطرات ابھی بھی ٹلے نہیں ہیں، اتنے ہی ہیں بلکہ اگر اس سے زیادہ نہ ہوں تو ہم نے یہ دیکھا کہ حکومت نے کچھ کمیٹیاں بنائی ہیں جس کا مقصد تھا کہ ملک سے باہر جا کر اور پاکستان کے موقف کو بڑے پر زور طریقے سے اقوام عالم میں پھیلانا ہے اور ان کو اپنا نقطہ نظر دینا ہے، بڑی اچھی بات ہے۔ ہم نے اپنی تقریر میں یہی کہا تھا کہ ابھی ہماری جو

خارجہ پالیسی ہے یا ہمارا جو diplomatic onslaught ہے یا جو initiative ہے،اس کو بڑاaggressively چلنا چاہیے۔ لیکن بد قسمتی سے اگر وہ نام دیکھیں کمیٹی کے جو کہ بنائی گئی ہےاس میں پی ٹی آئی یااپوزیشن کا کوئی بھی رکن شامل نہیں ہے۔اچھی بات ہے کرلیں آپ،نہ ڈالیں ہمارے نام لیکن problem کیا ہے، problemاس سے یہ ہے کہ ایک تو یہ ظاہر ہوگیاکہ حکومت نے بڑی تنگ نظری کا مظاہرہ کیاہےاور وہ تنگ نظری اسی میں عیاں ہے کہ آپ نےایک سب سے بڑی اپوزیشن کی پارٹی جو اپوزیشن بنادی گئی ہے۔ تھی یہ حکومت کی پارٹی، الیکشن جیت چکے تھے ہم لیکن وہ باتیں چھوڑیں،اس میں شامل نہ کرنااپوزیشن کو،آپ انڈیا کو دیکھیں،انہوں نےگانگریس کے کتنے ممبران شامل کیے ہیں۔ ہم نےایک بندہ بھی شامل نہیں کیا۔ اس سے حکومت کی تنگ نظری،اس سے حکومت کی جو ایک short-sightedness ہےوہ نظر آتی ہےاور اس کمیٹی میں شامل نہ کرکے،again میں کہتاہوں ہمارے نام بالکل آج ڈالیں ہی نہ آپ، اب وہ chapter close ہوگیاہے۔ آپ ان ہی کو بھیجیں جو کہ آپ سمجھتے ہیں کہ ایک illegitimate representativesآپ کی دنیامیں جاکر کریں گے تو وہ کیا کرلیں گے وہ ہم سب کو پتاہے،ابھی سے پتاہے۔

ہم کہتے ہیں کہ پاکستان تحریکِ انصاف،یہ آپ نےایک نئی روایت ڈالی ہے کہ اپوزیشن کو بالکل side پر کردو۔آج مجھے ایک بڑے محترم شخصیت نے کہاکہ جی یہ دیکھیں اپوزیشن ایک لازمی حصہ ہوتی ہے کسی بھی پارلیمنٹ کا۔ ہم نے کہا کہ جی ہم نے یہ سن لیاہے،بہت شکریہ لیکن ایسا ہے نہیں۔اپوزیشن کوایک قومی مسئلے پر بالکل sideline کردیاگیااور ایک ایسی روایت ڈال دی گئی جو کہ مستقبل میں، میں امید کرتاہوں کہ وہ pursue نہ ہولیکن آپ نےروایت ڈال دی ہے۔
اب میں آپ کو یہ بتانا چاہتاہوں کہ پاکستان تحریکِ انصاف کے ایک کارکن ہونے کی حیثیت سے میں آپ کو بتاناچاہتاہوں کہ ہم جو کہ ایک legitimate پاکستان کےلوگوں کےlegitimate نمائندے ہیں۔ہم اپنی ملکی ذمہ داری کو کبھی بھی سیاست میں نہیں لائیں گے اوراپنے ملک کی خدمت کے لیے ہم اپنےوفد بھیجیں گے،اپنے parliamentarians کےوفداپنے خرچے پر بھیجیں گےاور آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان تحریکِ انصاف کی جو پذیرائی عالمی اقوام عالم میں ہے،جو عمران خان کی پذیرائی عالمی اقوام عالم میں ہے، international fora پرہے، ہماری جو

assertiveness ہے وہ بہت زیادہ ہوگی۔ آپ نے دیکھا ہوگا جب ہماری حکومت کو topple کیا گیا تو بغیر کسی appeal کے ساری دنیا میں پاکستانی باہر نکل آئے، اِدھر نہیں نکلے تھے، باہر نکل آئے تو ہمارے لیڈر کی جو بھی goodwill ہے، ہماری پارٹی کی وہاں پر لوگ ہیں۔ ہم پاکستان کا کیس لڑیں گے، ہم پاکستان کے مفادات کا تحفظ کرنے کے لیے اپنی پارٹی کے جو ہمارے overseas chapters ہیں، وہ جائیں گے اور آپ پھر اس کو دیکھیے گا لیکن یہ کیا اچھا لگے گا کہ حکومتی سطح پر اپوزیشن کی کوئی نمائندگی نہیں ہے۔ یہ میں صرف ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں، ہم بالکل نہیں چاہتے کہ ہمیں بھیجا جائے کیونکہ in the hindsight تو بہت شکریہ آپ کا کہ آپ نے اس کمیٹی میں نہیں ڈالا کیونکہ اصلی اور کھوٹے اکٹھے کر لیے جائیں تو جو اصلی ہیں وہ بھی اپنا اصلی پن کھو دیتے ہیں۔

آپ اس بات کو یاد رکھیں کہ جو بھی ہوا ہے، یہ ملک کے لیے اچھا نہیں ہے۔ ملک میں یگانگت نظر آنی چاہیے۔ جہاں پاکستان کی بات ہوگی اس میں ہم سب اکٹھے ہیں چاہے ہمیں کوئی اکیلا کرنا بھی چاہے۔ اس لیے میں اتنی ہی بات کرنا چاہتا تھا کہ یہ جو بھی ہوا ہے، یہ ٹھیک نہیں ہوا، حکومت اس سے بہت بری نظر آئے گی، نظر آرہی ہے، کمزور تو ویسے ہی تھی اور مزید ان میں وہ effectiveness نہیں ہوگی کہ جب آپ باہر ملیں گے ان سے کوئی پوچھیں گے کہ جی all are from the Government benches. Where is opposition? Sorry! We could not think of it. What is this? آپ ملک کے مسائل پر اس طرح کرتے ہیں جس میں کہ ہمیں پوری دنیا سے، ہمیں انڈیا سے خطرہ ہے ابھی بھی اور ہم اسی چکر میں لگ گئے ہیں کہ جی اس وقت تو resolution بھی اکھٹا کر لیا، یہ بھی اکھٹا کر لیا اور بڑا کچھ ہو گیا۔ آج ہمارے جتنے بھی advertisements ہیں وہ میڈیا پر آتے ہوں، اس میں آپ نے پی ٹی آئی کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ بھائی کیوں؟ اپوزیشن کا کیا ہوا ہے، بھائی کیوں؟ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ قومی مسئلہ ہے تو پھر پوری قوم کو لے کر چلیں، اگر یہ ایک ایسا issue بن گیا ہے تو آپ اس کو ایسے نہیں کر سکتے۔ آپ نے show کرنا ہے، ہر جگہ پر آپ نے show کرنا ہے کہ یہ ایک قوم ہے اور ہم ان شاء اللہ اپنا یہ فرض پورا کریں گے اور بڑے effectively کریں گے کیونکہ ہماری آواز میں سچائی بھی ہے، ہماری آواز میں ایک legitimacy بھی ہے اور ہماری آواز میں ایک ایسے لیڈر کی پشت پناہی ہے جس کو عالمی طور پر لوگ جانتے ہیں، اس کو استعمال

کریں، خدا کے لیے ! ذاتی ایک ضد میں آپ ملک کے مفادات کو ٹھیس نہ پہنچائیں۔ عمران خان کی بات دنیا میں سنی جاتی ہے،

you use your best weapon in the war and your best weapon is Imran Khan. Thank you very much.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی وزیر صاحب، اعظم نذیر تارڑ صاحب۔

Senator Azam Nazeer Tarar

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! میں شکر گزار ہوں اپوزیشن کا کہ انہوں نے ایک ایسے وقت پر جب کہ ملک جنگ کی حالت میں تھا، قومی یک جہتی کا مظاہرہ کیا اور انہوں نے دونوں مواقع پر جب بھارت نے پہلی دفعہ aggress کیا اور جب دوسری دفعہ اسے منہ کی کھانا پڑی۔ ہم نے دونوں ایوانوں، نیشنل اسمبلی اور سینیٹ نے بیک زبان ہو کے یہ کہا کہ پاکستانی قوم متحد ہے پاکستان کے عوام متحد ہیں اور پاکستان کی مسلح افواج کے ساتھ ہیں۔ میں صرف، ایک clarification اور وضاحت دینا چاہوں گا کہ رواجاً اور روایتاً جو Government Delegations ہیں وہ those have been ہی ہوتے ہیں Government Delegations formed by the Government اور وہ Treasury میں موجود جو اتحادی جماعتیں ہیں ان کے اراکین پر مشتمل ہیں۔ Already یہ تجویز ہم نے بھی دے رکھی ہے Parliamentary Delegations میں دونوں فریقین اکٹھے بیٹھتے ہیں، اکٹھا جاتے ہیں اور ایک اچھی آواز بنتی ہے اس سے اور یہی رسم و رواج بھی ہے۔ آپ جتنا history میں جائیں گے آپ کو یہی Precedent ملیں گے۔ تو قومی اسمبلی کے اسپیکر صاحب اور چیئرمین سینیٹ صاحب جو ہیں وہ اسے appropriate سمجھیں، وہ examine کر رہے ہیں کہ International کے لیے کیونکہ ہماری Parliamentary interaction Parliamentary Union بھی ہے اور بھی Regional Institutes ہیں۔ تو اس کے لیے جو دوسری کوشش ہے وہ concerted Treasury اور Opposition benches from the Parliament کیونکہ یہ ایک فرق setup ہوتا ہے وہ یہ ساری باتیں کریں گے۔

میں کسی اور بات کا جواب اس لیے دینا مناسب نہیں سمجھتا کہ ان کا یہ سیاسی حق اور استحقاق ہے کہ وہ اپنی اختلاف رائے کا اظہار کریں اور یہی جمہوریت کا حسن ہے۔ ہمارے لیے بھی Overseas Pakistanis اتنے ہی محترم ہیں ان کے لیے ہم کر بھی رہے ہیں اور ان کا اس حکومت پر اعتماد یا پاکستان سے محبت کی ایک واضح علامت یہ ہے کہ اس وقت جو Foreign remittances ہیں Foreign exchange کی، بیرون ملک پاکستانیوں کے جو ترسیلات زر ہیں وہ all times high ہیں اس وقت جو اس بات کی غمازی ہے کہ وہ پاکستان سے اور موجودہ حکومت سے مطمئن بھی ہیں اور بہت خوش بھی ہیں، بہت شکریہ۔ سر۔

سینیٹر سید شبلی فراز: میں ایک comment کردوں، ہماری Government سے ایک request ہے کہ یہ نہ ہو کہ ہمارے جو بندے جائیں ان کے نام ECL پر ڈال دیں، thank you very much.

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ ایک منٹ ڈاکٹر صاحب، Opposition Leader نے جو نقطہ اٹھایا ہے یہ بہت ضروری اور اہم نقطہ ہے۔ اس کے لیے حکومت نے جواب دیا اور اس کے لیے میری طرف سے، Chair کی طرف سے یہ ہے کہ آپ تمام Opposition Leaders اور حکومت کے Parliamentary Leaders ہیں، اس میں Foreign Office سے یا جو relevant authority ہے ان کے ساتھ کل تک آپ لوگ بیٹھیں اور اس حوالے سے میرا chamber بھی حاضر ہے۔ اس کے بعد چیئرمین سینیٹ صاحب تشریف لاتے ہیں تو ان کا chamber بھی حاضر ہے۔ تو یہ نقطہ ایسا نقطہ تھا جو واقعی قومی یک جہتی کا نقطہ ہے اور یہ ضروری ہے کہ کل آپ ہمارے ساتھ یا چیئرمین سینیٹ آتے ہیں، جب بھی آتے ہیں تو آپ لوگ اس مسئلے پر بیٹھیں۔ ٹھیک ہے شبلی صاحب، آپ بیٹھیں گے؟ ان شاءاللہ۔ جی سینیٹر محمد ہمایوں مہمند صاحب آرڈر نمبر 12 پیش کریں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

I, Senator Mohammad Humayun Mohmand, move for leave to introduce a Bill further to amend the Pakistan Council for Science and Technology Act, 2017 [The

Pakistan Council for Science and Technology (Amendment) Bill, 2025].

جناب! اس کو اگر Committee میں بھیج دیں۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

Mr. Khalid Hussain Magsi (Minister for Science and Technology): Sir, we opposed it, I will give you the reasons, if you allow me.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی بتائیں۔

Mr. Khalid Hussain Magsi: Pakistan Council of Science and Technology amendment Bill…

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ پیش کریں۔ چونکہ انہوں نے کمیٹی کی تجویز دی ہے۔ آپ بات کر لیں ہمایوں صاحب۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: Sir, basically یہ ہے کہ مختلف قسم کی پہلے بھی authorities, committees and councils ہیں ان میں میرا صرف یہ کہنا تھا کہ اگر ہم لوگوں نے Parliamentarians کا یا ان کا input زیادہ کرنا ہے اور ہم لوگوں نے کوئی اس قسم کی چیز کرنی ہے کہ جو overall Parliamentarians کی ایک قسم کی involvement ہو جیسے بعض جگہوں پر ہے Legal aid and Justice Authority کے اندر ہے، Federal Board of Intermediate and Secondary Education کے اندر ہے یا PEMRA Authority کے اندر ہے۔ تو میں نے یہ کہا ہوا ہے کہ اس کے اندر بھی دو members جو Parliamentarians ہوں ایک Senate اور ایک National Assembly میں سے ہو۔ In the Board so that, there is an oversight of the Parliamentarians in those Boards اور اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ پچھلے تین سال میں اس کمیٹی کا member تھا اور جب اس میں مختلف چیزوں پر بات ہوتی تھی تو وہ یہی ہوتی تھی کہ اس میں جو input ہوتی تھی that would not contain the oversight of the Parliamentarians. تو اس وجہ سے میں نے ایک دو اس طرح کی چیزوں کے اوپر

because it was discussed at that time during that Committee, so I thought کہ میں ان کو in the form of a Bill form لے کر آؤں گا۔ کیونکہ اس وقت یہ کہا گیا تھا کہ پھر آپ amendment کیوں نہیں لے کر آتے so this is what I have done, Sir.

Mr.Acting Chairman: Yes, Minister for Sciences and Technology.

Mr. Khalid Hussain Magsi: With your permission Chair, it is stated that the Federal Cabinet in its meeting held on 01-01-2025 decided to windup and abolish Pakistan Council for Science and Technology.
ویسے ہی یہ ختم ہو رہا ہے۔ جناب اس کا آ گیا ہے اور almost windup ہو گیا ہے، شکریہ جناب۔

Senator Khalil Tahir

سینیٹر خلیل طاہر: جناب! یہ چھوٹی سی book ہے لیکن شاید ہم اس کو پڑھنے کی تکلیف نہیں کرتے یہ Rule 225 کا sub Rule 7 ہے۔ اس روز Madam Sherry Rehman نے فرمایا تھا کہ یہ چیئرمین صاحب دیکھیں گے اور اب آپ جناب چیئرمین صاحب آ گئے ہیں اور بیٹھے ہیں۔ اس میں لکھا تھا کہ shall not chant slogans, display banners, play-cards, throw and tear Table documents and reports, etc.; جناب! یہ ان کی اپنی مرضی ہے اور باقی تو آپ نے دیکھنا ہے۔ اگر rules کے مطابق یہ Session چلے کیونکہ مجھے دو تین دفعہ یہ موقع ملا ہے کہ Parliamentary Affairs کا sorry ان کا Minister رہا ہوں۔ تو اس لیے Rules کہتے ہیں کہ کوئی چیز یا کسی کی تصویر نہیں لہرائی جا سکتی۔ باقی Members اس پر جو بھی بات کرنا چاہتے ہیں اور I think استاد محترم Law Minister Sahib اس کو زیادہ بہتر بتا سکتے ہیں کہ am I right or not? اس پر آپ کی Ruling چاہیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: چونکہ Business شروع ہے اور اس کو آخر میں دیکھیں گے۔

سینیٹر خلیل طاہر: جناب آخر میں تو آخر ہی ہوتا ہے نا جی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں! دیکھیں گے لازمی دیکھیں گے۔ سندھو صاحب اس کو Rule کے مطابق ہی دیکھیں گے، آپ نے point out کر دیا ہے۔

سینیٹر خلیل طاہر: یہ تو crystal clear ہے، یہ تو gospel truth ہو گیا۔ Sir this is a gospel truth.

جناب قائم مقام چیئرمین: .Order in the House, Please براہ مہربانی آپ بیٹھیں، میں اور آپ اپنے صوبے کے بارے میں اپنے chamber میں بات کریں گے۔ جی ضروری نہیں ہے کہ ساری باتیں اس میں ہوں۔ میں نے آپ سے شروع کیا ہے، آج میں نے آپ لوگوں سے شروع کیا۔ جب business ہوتا ہے تو پھر۔۔اس کے لیے آخر میں بات کرتے ہیں کامران صاحب۔ Order No. 50 ہے ہی ان چیزوں کے لیے، آپ پڑھ لیں۔ میں نے کب اجازت دی ہے، آپ خود کھڑے ہو گئے ہیں۔ سندھو صاحب کا جو point تھا وہ House کے متعلق تھا۔ ابڑو صاحب آپ آخر میں اِن ساری چیزوں پر بات کر لیں۔ پلیز۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: ابھی میں Order No.12 کے بارے میں House سے رائے لوں گا۔ اب میں تحریکِ ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: ہم تو اُسی وقت کمیٹی کو بھیج رہے تھے لیکن آپ نے اِس پر بات کی ہے۔ ابھی تو اِس کو House کے سامنے۔۔۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ Bill واپس لے رہے ہیں؟ اچھا جی۔ ٹھیک ہے۔ اب ہم Order No.02 پر واپس آتے ہیں۔ سینیٹر ذیشان خانزادہ صاحب Order No.02 پیش کریں۔

سینیٹر ذیشان خانزادہ: بہت شکریہ چیئرمین صاحب۔ میں Order پڑھ لوں؟

(مداخلت)

سینیٹر ذیشان خانزادہ: چیئرمین صاحب! اگر Point of order پر بات کرنی ہے تو پھر سب نے ہی کرنی ہے۔ چیئرمین صاحب! اگر اجازت دیں تو میں Order No.02 پیش کروں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ بیٹھ جائیں۔ آج دونوں طرف کے ممبران کا business ہے بلکہ Opposition کا زیادہ ہے اور حکومت کا کم ہے۔ تو پہلے دونوں اطراف کا business لے لیتے ہیں پھر باقی معاملات پر بات کرتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی سینیٹر پرویز رشید صاحب۔

(مداخلت)

سینیٹر پرویز رشید: میں انتہائی ادب سے آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: پرویز رشید صاحب، آپ بات کریں۔

سینیٹر پرویز رشید: جی میں بات کرنا چاہتا ہوں، جناب! آپ House میں order تو کریں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی. order in the House please. پرویز رشید صاحب ایک senior parliamentarian ہیں، وہ ایک منٹ میں بات مکمل کر لیں گے۔ اُن کو بات کر لینے دیں۔ جی پرویز رشید صاحب۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: چلیں اگر آپ میرے chamber میں کافی پینے نہیں آنا چاہتے تو یہ آپ کی مرضی ہے۔ چلیں آپ بات کر لیں۔

Point of public importance raised by Senator Kamran Murtaza regarding abduction of senior bar member in Balochistan

سینیٹر کامران مرتضیٰ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب ایسا ہے کہ قومی یک جہتی کا ماحول چل رہا تھا اور ہم اس کو appreciate کرتے ہیں مگر صوبہ بلوچستان میں اور میں especially تارڑ صاحب کو متوجہ کرکے کہہ رہا ہوں کہ صوبہ بلوچستان میں اٹھارہ مئی کی رات کو ایک سے دو بجے کے درمیان ہمارے مستونگ بار کے General Secretary جناب عطا اللہ بلوچ ولد گل محمد جو کلی شادی خان کے رہنے والے ہیں، اُن کو رات کے ایک سے دو بجے کے درمیان گھر سے اُٹھایا گیا ہے اور آج بلوچستان میں تمام ماتحت عدالتوں میں ہڑتال تھی۔ پہلے بھی اُن کے دو بھائی اِسی طرح کے مشکوک حالات میں مارے گئے تھے اور اب اُن کو یقیناً[1] [***] نے اٹھایا ہے اور اِس کے بعد سے وہ لاپتہ ہیں۔ یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ جب قومی یک جہتی کا ماحول ہے تو یہی یک جہتی بلوچستان میں بھی پیدا کی جائے اور اِس یک جہتی کو خراب کرنے والے کام نہ کیے جائیں۔

جناب! کچھ پیشوں کے ساتھ تقدس attach ہوتا تھا اور وکیل کے کالے کوٹ کے ساتھ ایسا ہی تقدس attach ہوتا تھا مگر اُس تقدس کو بھی پامال کیا گیا ہے۔ ہم سب نے کل واپس جانا ہے اور اُس کے بعد یہ سارے معاملات ہم سب کو بھگتنے پڑیں گے۔ تو جناب! خدا کے لیے اِس قومی یک جہتی کے ماحول کو چلنے دیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی ایک منٹ۔ ویسے جو آخر میں Order No.50 ہے، وہ بھی قومی یک جہتی کے حوالے سے ہے اور اس میں اِنہی issues پر بات ہو سکتی ہے۔ اگر آپ لوگ اس کا انتظار کر لیں اور ہم تھوڑا سا business لے لیں۔ اگر آپ دیکھ لیں کہ Order No.50 اِسی حوالے سے ہے۔ ہم آخر میں ایسے تمام issues پر اُس وقت ضرور بات کریں گے، یہ Chair کی طرف سے commitment ہے۔ جی، بتائیں انوار الحق صاحب۔

Senator Anwaar Ul Haq

سینیٹر انوار الحق: بہت شکریہ جی۔ مجھے اپنے honourable colleague جناب کامران صاحب کے on the floor of the House اِس accusation and

[1] "[Words expunged as ordered by the Chair]"

allegation پر بہت زیادہ دکھ ہوا ہے۔ یہ یہاں پر jury بھی بن گئے، جج بھی بن گے، اعلان بھی کر چکے ہیں کہ اُس میں involve[2][***] ہیں۔ ہو سکتا ہے یا یہ نہیں بھی ہو سکتا لیکن یہ خدائی رویہ اور خدا نما جو یہ شکل اختیار کر لیتے ہیں، اِس سے اگر پرہیز کریں، گریز کریں تو بہت بہتر ہوگا۔ قومی یک جہتی بھی ہے، ہمیں نہیں پتا کہ اِس specific case کی کیا details ہیں۔ اگر Bar politics کے لیے آپ نے سینیٹ کے floor کو use کرنا ہے اور national integration and national security کے issues کو اتنی بے دردی کے ساتھ اور irresponsibility کے ساتھ propogandist کے طور پر استعمال کرنا ہے تو یہ بہت افسوس کا مقام ہے۔ ہمیں اِس کو avoid کرنا چاہیے۔ اگر کوئی ایسی شکایات ہیں تو اُس کو specific forum پر لے جائیں۔ یہاں کھڑے ہو کر کہنا کہ [***] ہیں، نام لیں [***] کا اور پھر اُس [***] کے بندے کے نام FIR درج کریں، جا کر پوری پارٹی کے ساتھ احتجاج کریں، چیف جسٹس کے پاس جائیں اور اِس کو آخر تک لے کر جائیں۔ یہ کوئی طریقہ کار نہیں ہے۔ میں اِس کو سخت condemn کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ جناب۔ ابھی اس کو cross question میں نہیں لیتے۔ اِس کو بعد میں۔۔۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: **انوار الحق صاحب اور کامران صاحب، پلیز۔ انوار الحق صاحب،** آپ چونکہ سابق وزیر اعظم ہیں تو اس لیے cool رہیں۔ Order in the House please. **سینیٹر کامران صاحب!** please Chair سے مخاطب ہوں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: **انوار صاحب!** please Chair سے مخاطب ہوں۔ Order in the House please. آپ دونوں ماشاء اللہ senior ہیں، پلیز۔ آپ دونوں Chair سے مخاطب ہو کر بات کریں۔ جی منسٹر صاحب۔

---

[2] *"[Words expunged as ordered by the Chair]"*

Senator Azam Nazeer Tarar (Minister for Law and Justice)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ (وفاقی وزیر برائے قانون و انصاف): میں بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ ایک تو آج ہم private members کا business لیں تاکہ وہ business آگے چلے۔ دوسری بات یہ کہ کامران صاحب ہمارے بڑے بھائی ہیں، senior ہیں، میں خود کالا کوٹ پہنتا ہوں، یہ بات نہ تو اِس حد تک ناراضگی کی ہے اور نہ ہی شدت سے احتجاج کرنے کی ہے۔ کوئی بھی accusation لگانے سے پہلے ہمارے پاس کوئی evidence ہونی چاہئیں اور یہی [***][3] آج کل خون کے نذرانے دے کر آپ تمام سے applaud لے رہی ہیں اور آپ تمام اُن کے ساتھ کھڑے ہیں۔ تو اِن دنوں میں ہمیں اِس طرح کی غیر سنجیدہ گفتگو میں نہیں جانا چاہیے۔ سینیٹر کامران صاحب! سینیٹر انوار صاحب اس حد تک بالکل درست ہیں کہ اگر ایک وکیل صاحب لاپتہ ہیں تو صوبائی حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اِس کی تحقیق کرے، تفتیش کرے اور اُن کو تلاش کرے۔ House کا یہ concern ہونا چاہیے کہ ہم صوبائی حکومت سے کہیں کہ اِس بارے میں پتاجوئی کرے لیکن یہ کہنا کہ [***] اٹھا کر لے گئی ہیں، فلاں لے گیا ہے، جناب یہ ہمارے منصب کے مطابق نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ [***] کا لفظ expunge کر دیں۔

because we don't have evidence, we don't know the names, if we don't know the background تو ہمیں اس طرح کی باتیں کرنے سے اعتراض اور خاص طور پر آج کل اعتراض کرنا چاہیے۔ میں دونوں معزز اراکین سے دست بہ دستہ التماس کروں گا کہ ہمارا مقدس فریضہ ہے اس ایوان میں جب ہم آتے ہیں۔ نمبر۔ا، جناب! we have to go by book نمبر۲، بالکل جائز بات۔ بات وہ کی جائے جو evidence کے ساتھ material کے ساتھ جس کے لیے آپ کے پاس material ہو کہ یہ اس طرح ہے۔ میں صرف یہ استدعا کروں گا کہ private member's day ہے سارے معزز اراکین کا business ہے۔ business لیا جائے اور اگر ساروں نے بات کر لی ہے تو پرویز بھائی سینیٹر ہیں ہمارے۔۔

---

[3] *[Words expunged as ordered by the Chair]"*

جناب قائم مقام چیئرمین: پرویز صاحب آپ بیٹھیں میں آپ کو floor دے رہا ہوں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: پرویز صاحب اگر business کے end پر بات کرنا چاہیں اگر آپ کا مائیک تھا آپ بات add کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیشہ بہتر بات ہمیں بتاتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی سینیٹر پرویز رشید صاحب۔

سینیٹر پرویز رشید: شکریہ چیئرمین صاحب! میں معذرت خواہ ہوں کہ میں آپ سے وقت کا طلب گار ہوا لیکن میں نے تو کبھی آپ سے کوئی چیز مانگی بھی نہیں۔ پہلی مرتبہ وقت مانگا اس میں بھی جو سلوک میرے ساتھ ہوا اس پر میں بہر حال اپنے آپ سے شرمندہ ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں نہیں آپ پلیز بات کریں۔

سینیٹر پرویز رشید: جناب چیئرمین! آپ کی طرف سے بار بار اس بات کا اعلان کیا جا رہا ہے کہ آپ اس ایوان کو اصول اور ضابطے کے مطابق چلائیں گے۔ آپ کے سامنے ایک معزز رکن نے ایک اصول جس کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے، رولز جس کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے اس کا اظہار کیا۔ آپ نے اُسے کہا کہ اِسے میں House کے آخری وقت پر سنوں گا یعنی Chair ہمیں یہ بتا رہی ہے۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میں معذرت چاہتا ہوں۔ میں نے کہا ہے کہ آخر میں دیکھیں گے کیونکہ سینیٹر صاحب نے point of order اٹھایا ہے۔

سینیٹر پرویز رشید: مجھے اجازت دیں گے کہ بات مکمل کرلوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی آپ please بات کریں۔

سینیٹر پرویز رشید: آپ کی طرف سے ہمیں یہ بتایا جا رہا ہے کہ اگر کوئی قانون کی، کسی rule کی خلاف ورزی ہو رہی ہو تو اس کو جاری رہنے دینا چاہیے۔ جناب والا! میں صرف یہ آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ اگر کسی قانون کی، کسی اصول کی، کسی rule کی، خلاف ورزی ہو رہی ہے تو آپ جس منصب پر فائز ہیں یہ آپ کی ذمہ داری میں ہے کہ آپ اس کو فل فور روکیں۔ جیسے آپ نے مجھے وقت نہیں دیا کیونکہ آپ سمجھتے تھے کہ یہ rule کے مطابق نہیں ہے تو میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی اور میں اپنی نشست پر بیٹھ گیا۔ میں یہی چاہتا ہوں کہ یہ سارا ایوان بھی اسی طرح تمام قوانین کی پابندی کرے۔ میں Chair سے بھی یہی درخواست کرتا ہوں اور

Chair سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ Chair اپنی آنکھوں کے سامنے اگر کسی اصول کی، کسی rule کی خلاف ورزی ہوتے ہوئے دیکھ رہی ہو تو اسے ختم کرنا اس کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اپنی یہ ذمہ داری پہلے پوری کریں گے اور پھر ایوان کے business کو شروع کریں گے۔ بہت شکریہ۔

(اس موقع پر ایوان میں ڈیسک بجائے گئے)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، .no cross talk پرویز رشید صاحب آپ کا جو سیاسی تجربہ ہے اور جس process سے آپ نے خود چیزیں دیکھی ہیں، اس Chair پر بیٹھ کر میں یہ بات پہلے نہیں کہنا چاہتا تھا، جو انسان بہت بڑا ہو، ان کا تجربہ بھی بڑا ہوتا ہے وہ age میں بھی بڑا ہوتا ہے وہ سینیئر بھی ہے تو میں نے آپ سے بڑے دل سے کہا ہے کہ میں اس مسئلے کو دیکھوں گا اور میں دیکھ کر جاؤں گا۔ یہ آپ نہ کہیں کہ میں نے آپ کو mic نہیں دیا۔ یہاں پر جو ماحول ہے اسی کے مطابق سارے معاملات چل رہے ہیں۔ سندھو صاحب نے جو معاملہ اٹھایا ہے اس کو ہم لازمی دیکھ بھی لیں گے اور ان شاءاللہ قانون کے مطابق اور rule کے مطابق دیکھیں گے۔ آپ لوگ یہ کیوں نہیں کہتے ہو کہ ہم نے business نہیں چلانا ہے۔ یہ کہہ دو نا! ابھی میں آرڈر نمبر۔۲ لیتا ہوں۔ سینیٹر ذیشان خانزادہ صاحب براہ مہربانی آپ آرڈر نمبر۔۲ پیش کریں۔ میں نے کہا آپ کو وقت دوں گا۔ آرڈر نمبر ۵۰ جب آئے گا تو ان تمام issues پر قومی یک جہتی کے لیے اس وقت بات کریں۔ جی سینیٹر ذیشان خانزادہ صاحب۔

Introduction of [The Constitution (Amendment) Bill, 2025] (Amendment of Article 228 of the Constitution)

Senator Zeeshan Khan Zada: Thank you very much Mr. Chairman. I move for leave to introduce a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2025]. (Amendment of Article 228 of the Constitution).

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: ٹھیک ہے جناب required numbers کا بھی ہے، اسے کمیٹی کو بھیج دیا جائے۔ مجھے ہدایات بھی یہی تھیں کہ it may be referred to the Committee.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، ذیشان خانزادہ صاحب۔

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جی، بالکل ٹھیک ہے، کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، نہیں منظور نہیں ہوا ہے، کمیٹی کو بھیجنے کی انہوں نے suggestion دی ہے۔ آرڈر نمبر ۳۔ سینیٹر ذیشان خانزادہ، آرڈر نمبر ۳ پیش کریں۔

Senator Zeeshan Khan Zada: I, Senator Zeeshan Khan Zada introduce the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2025].

جناب قائم مقام چیئرمین: اس بل کو کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے۔ آرڈر نمبر ۴ سینیٹر ڈاکٹر افنان اللہ خان آرڈر نمبر ۴ پیش کریں۔

Introduction of [The Indecent Advertisements Prohibition (Amendment) Bill, 2025]

Senator Dr. Afnan Ullah Khan: Thank you Mr. Chairman. I move for leave to introduce a Bill further to amend the Indecent Advertisements Prohibition Act, 1963 [The Indecent Advertisement Prohibition (Amendment) Bill, 2025].

جناب قائم مقام چیئرمین: جی۔

سینیٹر ڈاکٹر افنان اللہ خان: جناب! میں یہ Bill لے کر آیا ہوں کہ یہ 1960 کا ایکٹ تھا۔ اس کے اندر جو recent معاملات ہوتے تھے اس وقت صرف print کی حد تک رکھا گیا تھا۔ پھر social media آگیا اور private channels آ گئے مگر وہ update نہیں ہوا۔ اس کی وجہ سے اکثر آپ دیکھتے ہیں کہ ایسا content TV پر آ جاتا ہے اس کو نہیں آنا چاہیے۔ اس کو روکنے کے لیے یہ Bill لے کر آئے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جی، ایک مرتبہ دیکھ لیں کون کون سی چیزیں اس میں آتی ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ ایک بار میں پھر میں تحریک ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: آرڈر نمبر ۵ سینیٹر ڈاکٹر افنان اللہ خان آرڈر نمبر ۵ پیش کریں۔

Senator Dr. Afnan Ullah Khan: I Senator Dr. Afnan Ullah Khan introduce a Bill further to amend the Indecent Advertisements Prohibition Act, 1963 [The Indecent Advertisement Prohibition (Amendment) Bill, 2025].

جناب قائم مقام چیئرمین: جی. please

سینیٹر ڈاکٹر افنان اللہ خان: جناب! میں چاہتا ہوں کہ اس بل کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جو بل آپ نے پیش کیا اس کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر افنان اللہ خان: بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آرڈر نمبر۔ ۶ سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری صاحبہ آرڈر نمبر ۶ پیش کریں۔

سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری: جناب چیئرمین صاحب! بہت شکریہ۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، آپ اپنی سیٹ پر آ جائیں سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری صاحبہ پھر آپ بل پیش کریں۔

سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری: its ok.

جناب قائم مقام چیئرمین: براہ مہربانی آرڈر نمبر ۶ پیش کریں۔

Introduction of [The Islamabad Capital Territory Food Safety (Amendment) Bill, 2025]

Senator Samina Mumtaz Zehri:Thank you Mr. Chairman. I move for leave to introduce a Bill further to amend the Islamabad Capital Territory Food Safety Act,

2021 [The Islamabad Capital Territory Food Safety (Amendment) Bill, 2025].

جناب قائم مقام چیئرمین: جی بتادیں طلال صاحب؟

سینیٹر محمد طلال بدر (وزیر مملکت برائے داخلہ): جی کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری صاحبہ، آپ Order No.7 پیش کریں۔

Senator Samina Mumtaz Zehri: I, Senator Samina Mumtaz Zehri, introduce the Bill further to amend the Islamabad Capital Territory Food Safety Act, 2021 [The Islamabad Capital Territory Food Safety (Amendment) Bill, 2025].

جناب قائم مقام چیئرمین: Bill متعلقہ قائمہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ Order No.8, سینیٹر ذیشان خانزادہ صاحب، Order No.8 پیش کریں۔ آپ براہ مہربانی بیٹھیں۔ Order in the House. جی ذیشان خانزادہ صاحب۔

Introduction of [The Constitution (Amendment) Bill, 2025]
(Amendment of Article 153 of the Constitution)

Senator Zeeshan Khan Zada: I, Senator Zeeshan Khan Zada, move for leave to introduce a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2025]. (Amendment of Article 153 of the Constitution).

جناب قائم مقام چیئرمین: اس کی کہیں سے کوئی مخالفت ہے؟ جی وزیر قانون صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب ویسے composition تو بالکل فرق ہے، بہر کیف کمیٹی کو refer کر دیا جائے۔ Council of Common Interests کے functions میں

کوئی پابندی نہیں ہے کہ خاتون ہو یا مرد ہو۔ Islamic Ideology میں پہلے ہی women seats ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اعظم صاحب، آپ براہ مہربانی Chair کو بتائیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب کمیٹی کو refer کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک کو ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: Bill پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ ۔ Order No.9، سینیٹر ذیشان خانزادہ صاحب، Order No.9 پیش کریں۔

Senator Zeeshan Khan Zada: I, Senator Zeeshan Khan Zada introduce the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2025].

جناب قائم مقام چیئرمین: Bill متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔۔ Order No.10، سینیٹر محمد ہمایوں مہمند صاحب، Order No.10 پیش کریں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب میں پہلے ایک چھوٹی سی بات کروں گا، ہم ابھی یہاں پر rules کی بات کر رہے تھے۔ بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جو کہ آئین کے مطابق ابھی بھی complete نہیں ہیں، Article 59 ابھی بھی complete نہیں ہے لیکن ہم پھر بھی یہ سارا کچھ کر رہے ہیں، which is wrong in my opinion, but anyway sir, میں Order No.10 پیش کرتا ہوں۔

Introduction of [The Mental Health (Amendment) Bill, 2025]

Senator Mohammad Humayun Mohmand: I, Senator Mohammad Humayun Mohmand move for leave to introduce a Bill further to amend the Mental Health Ordinance, 2001 [The Mental Health (Amendment) Bill, 2025].

جناب اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں بتانا چاہتا ہوں کہ میں یہ Bill کیوں move کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام چیئر مین: جی بتائیں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب، basically mental health is not only about diseases, کہ جس کے لیے ہمیں خالی psychiatrists کی ضرورت پڑے۔ اس میں آپ کو problems ہوتی ہیں تو آپ کو psychologists کی بھی ضرورت پڑتی ہے جو کہ mainly آپ کی counselling وغیرہ کرتے ہیں، اس Bill میں ان کی کمی تھی اور وہ نہیں تھے، mental health کے لحاظ سے ایک یہ چیز ہے۔ دوسرا میرا point یہ تھا کہ ان کو جو council ہے اس میں Parliamentarians کی inclusion ہونی چاہیے تاکہ وہ over-sight کر سکیں۔ میں اگلے Bill میں بتاؤں گا کہ میں نے یہ کیوں کیا ہوا ہے، وہاں پر ایسا ہوتا ہے کہ جب کمیٹی میں ایک چیز pass ہو جاتی ہے وہاں پر ان کی جو کونسل یا بورڈ ہوتا ہے وہ اسے negate کر دیتا ہے۔ اس میں تھوڑا سا Parliamentarians کا over-sight ہونا چاہیے۔ جناب تیسری چیز اس میں یہ ہے کہ اسلام آباد میں جو psychiatrists اور psychologists ہیں ان کا ایک maintenance register کا ہونا بہت ضروری ہو گا جس کے through وہ لوگ اس کونسل کے ممبر بن سکیں گے۔ اس وجہ سے میں نے یہ Bill introduce کیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئر مین: جی منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرت (وزیر مملکت برائے صحت): شکریہ، جناب چیئر مین۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے، آپ اسے کمیٹی کو refer کر دیں لیکن Psychological Council and Psychology Amendment Bills کے حوالے سے یہ دو یا تین parallel Bill چل رہے ہیں، اس direction کے ساتھ اسے forward کریں کہ باقی تمام Bills کو بھی اس کے ساتھ کریں تاکہ دوسرے Bills کی چیزیں overlap نہ کریں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، آپ اسے کمیٹی کو بھجوا دیں۔ باقی Bills کو بھی ساتھ کیا جائے تاکہ باقی چیزیں overlap نہ ہوں۔

جناب قائم مقام چیئر مین: جی اعظم صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: Psychological Council کا Bill ہے، ٹھیک ہے یہ ملتی جلتی چیزیں ہیں، وہ بھی کمیٹی میں پڑا ہے۔ چیئرمین صاحب اگر منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں تو اس میں کوئی ایسا نقصان نہیں ہے، وہ Bill بھی پڑا ہوا ہے اور یہ بھی کمیٹی میں ہی جا رہا ہے، وہ یہ نہیں کہہ رہے کہ اسے reject کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک کو ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: Bill پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ Order No.11 سینیٹر محمد ہمایوں مہمند صاحب، Order No.11 پیش کریں۔

Senator Mohammad Humayun Mohmand: I, Senator Mohammad Humayun Mohmand, introduce the Bill further to amend the Mental Health Ordinance, 2001 [The Mental Health (Amendment) Bill, 2025].

جناب قائم مقام چیئرمین: Bill متعلقہ قائمہ کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے۔ Order No.14, سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری صاحبہ، Order No.14 پیش کریں۔

Introduction of [The National Disaster Management (Amendment) Bill, 2025]

Senator Samina Mumtaz Zehri: I, Senator Samina Mumtaz Zehri move for leave to introduce a Bill further to amend the National Disaster Management Act, 2010 [The National Disaster Management (Amendment) Bill, 2025].

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب اس کو بھی متعلقہ قائمہ کمیٹی کو بھجوادیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک کو ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: Bill پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ Order No.15, سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری صاحبہ، Order No.15 پیش کریں۔

Senator Samina Mumtaz Zehri: I, Senator Samina Mumtaz Zehri introduce the Bill further to amend the National Disaster Management Act, 2010 [The National Disaster Management (Amendment) Bill, 2025].

جناب قائم مقام چیئرمین: Bill متعلقہ قائمہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ Order No.16, سینیٹر محمد ہمایوں مہمند صاحب، Order No.16 پیش کریں۔

Introduction of [The Pakistan Medical and Dental Council (Amendment) Bill, 2025]

Senator Mohammad Humayun Mohmand: I, Senator Mohammad Humayun Mohmand, move for leave to introduce a Bill further to amend the Pakistan Medical and Dental Council Act, 2022 [The Pakistan Medical and Dental Council (Amendment) Bill, 2025].

جناب چیئرمین! اس بابت میری دوبارہ گزارش ہے کہ بہت سے ایسے decisions ہوتے ہیں کہ جب ہمارے وہاں پر کونسل کے اراکین یا بورڈ آف گورننس کے اراکین وہاں پر بیٹھے ہوتے ہیں تو جو instructions مختلف کمیٹیوں سے جاتی ہیں وہ وہاں پر ان کو totally opposite کر دیتے ہیں and I am a witness to it in the last three years, ہم نے دو تین جگہوں پر ایسے ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس سے پہلے بھی میں نے آپ کو بتایا تھا کہ تین جگہوں پر جس میں Legal Aid and Justice Authority, Federal Board of Intermediate and Secondary Education and PEMRA Authority میں Parliamentarians over-sight کے لیے ان کے اراکین one from the Senate and one from the National Assembly ان میں سے ایک opposition سے اور ایک government سے ہوگا، اس کی میں نے درخواست کی تھی۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرت: جناب چیئرمین! PMDC medical education کو standardise کرنے کا ایک ادارہ ہے جس کے اندر professional لوگ بیٹھتے ہیں،

ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے آپ اسے کمیٹی کو بھجوادیں کیونکہ اس میں کافی deliberation ہے اور ہم لوگ معزز رکن کو اس بات پر قائل کریں گے کہ they don't need a parallel Parliamentarian to sit in that Committee اگر اس کے council میں کوئی ایسی چیز کی جا سکتی ہے اس کے حوالے سے جہاں پر Parliament کی نمائندگی ہو، لیکن آپ اسے کمیٹی کو بھجوادیں وہاں پر ہم معزز رکن سے deliberate کر لیں گے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک منظور کی جاتی ہے)

جناب قائم مقام چیئرمین: Bill پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ Order No.17, سینیٹر محمد ہمایوں مہمند صاحب، Order No.17 پیش کریں۔

Senator Mohammad Humayun Mohmand: I, introduce the Bill further to amend the Pakistan Medical and Dental Council Act, 2022 [The Pakistan Medical and Dental Council (Amendment) Bill, 2025].

جناب قائم مقام چیئرمین: بل کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ Order No.18. سینیٹر فاروق نائیک صاحب یا ان کے behalf پر کوئی بھی، آ گئے؟ Senator Farooq Naek Order No.18. پیش کریں۔

Introduction of [The Legal Practitioners and Bar Councils (Amendment) Bill, 2025].

Senator Farooq Hamid Naek: I, move for leave to introduce a Bill further to amend the Legal Practitioners and Bar Councils Act, 1973 [The Legal Practitioners and Bar Councils (Amendment) Bill, 2025].

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

Senator Azam Nazeer Tarar

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: اس پر میں نے سینیٹر صاحب سے خود استدعا کی تھی کہ اس وقت بہت confusion ہے Pakistan bar council کے elections ہر پانچ سال کے بعد

ہوتے ہیں اور اس سال ۲۰۲۵ میں November میں due ہیں، ملک بھر میں ہوں گے۔ جہاں تک تعلق ہے اس بل کا اس میں سینیٹر صاحب نے تجویز دی تھی کہ جو eligibility ہے وہ تھی پندرہ سال کی وکالت کی standing پر اور اسی طرح Pakistan Bar Council میں آپ اتنے سال تک Supreme Court کے وکیل ہوں۔ اس میں پانچ سال کے اضافے کی تجویز تھی حکومت اس کو oppose کرتی ہے لیکن ساتھ ہی سینیٹر صاحب نے کچھ اور تجاویز بھی رکھیں اور کچھ تجاویز bar councils نے دے رکھی ہیں تاکہ elections شفاف ہوں۔ ان میں جو غیر ضروری اخراجات ہیں ان میں کمی لائی جائے۔ Professional lawyers جو کہ profession سے جڑے ہوئے ہیں وہ انتخابات کے عمل کے ذریعے منتخب ہو کر آئیں یا regulatory bodies ہیں تو میری یہ استدعا ہو گی کہ اسے Committee کو refer کیا جائے لیکن اس ایوان کے توسط سے دو باتیں میں ضرور کرنا چاہوں گا کہ انتخابات کو مؤخر کرنے کی کسی قسم کی کوئی تجویز اس وقت زیر غور نہیں ہے۔ یہ اپنے مقررہ وقت پر ہوں گے اور جہاں تک standing میں اضافے کا تعلق ہے یعنی کہ اس میں عمر increase کر دی جائے اس میں ایسی کسی بھی تجویز کو حکومتی سطح پر نہیں گنا جا رہا ہے البتہ کچھ تجاویز سینیٹر فاروق نائیک صاحب کی ہیں اور کچھ تجاویز پاکستان بھر کی bar councils نے ہمیں ارسال کر رکھی ہیں۔ وہ کمیٹی میں آپ کے سامنے رکھ دوں گا پھر جو House فیصلہ کرے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی شبلی صاحب۔

Senator Syed Shibli Faraz

سینیٹر سید شبلی فراز: سب سے پہلے تو ہم اس بل کی شدید مخالفت کرتے ہیں اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس میں تعداد پانچ سے دس سال اور پندرہ سے بیس سال کر دی ہے اور جس طرح سے ابھی Law Minister نے کہا بھی کہ نومبر میں elections ہو رہے ہیں۔ ایسی stage پر اس قسم کے بل لانا with due respect میں یہ کہوں گا کہ it has malafide intent, that is to screen out those candidates who have been working for years or months. ان کو out کرنا مقصد ہے۔

ہم یہ اس لیے نہیں کہتے ہیں کیونکہ ہم نے یہ دیکھا ہے چند قوانین کو ایک خاص وقت پر introduce کرنا، اس کو آگے لے جانا۔ یہ بنیادی طور پر ہم سمجھتے ہیں کہ young

lawyersکو باہر کرنے کی ایک کوشش ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر ایک بندے کو پندرہ سال میں تجربہ نہیں آسکتا تو اس کو بیس سال سے یا پانچ سال سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔اسی طرح جو پانچ سال ہے اس کو دس سال کرنا، یہ basically young lawyersکو outکرنے کی سازش ہے اور ہم اس کی شدید مخالفت کرتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں اس stageپر جب کہ electionsمیں کچھ ماہ رہ گئے ہیں اس کو بالکل نہیں چھیڑنا چاہیے کیونکہ یہ ہمارے ساتھ ہو چکا ہے۔ ہم سے ہمارا انتخابی نشان لے لیا گیا لیکن پھر بھی ہم جیت گئے۔اس لیے یہ کام نہ کریں،آپ کی timingغلط ہے کیونکہ تاثر یہی جائے گا کہ آپ اس بل کوbar councils میں اس لیے لا رہے ہیں کہ آپ نے دیکھ لیا ہے کہ کون candidatesہیں۔اس سے کتنے candidates باہر ہو جائیں گے اس لیے یہ چاہے یہاں پر ہو یا چاہے کمیٹی میں ہو ہم اس کی شدید مخالفت کریں گے اور ہم اپنی lawyer communityکے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں۔ جن میں وہ candidatesشامل ہیں جنہوں نے بہت محنت کی ہے چاہے ان کا کسی بھی پارٹی سے تعلق ہے لیکن ہم ان کی effortکو اس وقت جب کہ الیکشن سر بام ہیں،ہم اس کی شدید مخالفت کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی سینیٹر فاروق نائیک۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: میں with the greatest of respect to the Leader of the Oppositionیہ جوbar councilکےelectionsہوتے ہیں یہ سیاسی electionsنہیں ہوتے۔Bar councils regulatory bodiesہیں جو وکلا کے ,discipline وکلا کی ,enrolmentوکلاکے اور جو مسائل ہیں ان کو solveکیا جاتا ہے۔ یہ Bar Associationکے electionsنہیں ہیں، bar associationمیں سیاست ہوتی ہے۔Bar Councilsمیں ان وکلا کو آنا چاہیے جو تجربے کار ہوں تاکہ وہ وکلا وکیل بنیں جو کہ صحیح وکیل ہوں۔ وہ صرف seniorsہی دیکھ سکتے ہیں juniorsنہیں دیکھ سکتے اس چیز کو اور disciplineکی proceedingsہوتی ہیں۔ جو misconductsہوتے ہیں ان کو junior lawyerنہیں دیکھ سکتا ان کو صرف senior advocatesدیکھ سکتے ہیں۔ جن کے پاس تجربہ ہوتا ہے، جو وقت کے دھارے کے ساتھ چلے ہوتے ہیں۔

اس بل کو آپ سیاسی نظر سے نہ دیکھیں، political party کی نظر سے نہ دیکھیں۔ وکلا کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے دیکھیں۔ اب آپ دیکھیں bar councils کے elections ہوتے ہیں یا bar associations کے کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں، unfortunately. جتنے banners لگائے جاتے ہیں ان banners پر اتنے پیسے خرچ ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے hotels میں dinners دیے جاتے ہیں، ایک ایک dinner پر پچاس پچاس لاکھ روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ یہ پیسے کہاں سے آتے ہیں؟ کیوں خرچتے ہو یہ پیسے؟ اس لیے ان وکلا کو آنا چاہیے bar councils کے اندر جو کہ regulatory bodies ہیں جو پیسہ خرچ کر کے نہیں بلکہ اپنی قابلیت کی وجہ سے آئیں۔ میں نے یہ بل اس وجہ سے پیش کیا ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: ملک کی پانچوں bar councils نے مشترکہ طور پر کچھ تجاویز بنا کر بھیجی ہیں۔ میں دو statements پھر repeat کر رہا ہوں اور اس میں کوئی politics نہیں، I, 100% endorse Senator Farooq Naek کہ یہ regulatory bodies ہیں۔ میں شبلی فراز صاحب سے معذرت چاہتا ہوں ابھی تک نہ election کا schedule آیا ہے اور نہ ہی candidates announce ہوئے ہیں۔ Schedule آئے گا September end میں، آج ہم یہاں May میں کھڑے ہیں تو reasonable time ہے but government کے part پر میں نے کہا اور bar councils کا بھی یہ خیال ہے کہ جو standing ہے پندرہ سال کی اور پانچ سال والی اس کو نہ بڑھایا جائے لیکن باقی standards اتنے stringent کیے جائیں کہ جو mal-practices ہیں elections میں علی ظفر صاحب بیٹھے ہیں وہ خود اس process میں سے گزرتے رہے ہیں۔ میں کئی دفعہ گزرا ہوں کہ یہ جو فضول اخراجات ہیں وہ ختم ہوں جو non practicing lawyers elections کے through سیڑھی بنا کر اوپر چڑھتے ہیں انہیں روکنے کے لیے تجاویز ہیں کہ اس متعلقہ ضلع میں کم از کم اس نے بیس، تیس، چالیس مقدمات میں تو حصہ لیا ہو۔ اس کے کوئی cases تو ہوں وہاں پر یہ bar associations میں پہلے ہی implement ہو چکا ہے، اب یہ bar councils میں بھی implement کیا جائے گا۔ Standing کے حوالے سے government is very clear کہ

electionsاپنے وقت پر نومبر میں ہونے ہیں ان شاء اللہ اور جو standingہے وہ پندرہ سال اور پانچ سال والااس پر اتفاق رائے ہے تواس میں کمی بیشی نہیں ہو گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی سیف اللہ ابڑو صاحب اگر آپ .Order No.18کے حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں،اسی پر بات کریں گے؟جی۔

Senator Saif ullah Abro

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب قائم مقام چیئرمین! بات یہ ہے کہ اچانک ایسی کون سی قیامت ٹوٹ پڑی کہ اتنے سالوں سے جو قانون قائم ہےاس کو تبدیل کرنا پڑا۔اس کے پیچھے کوئی بات ہو گی نا، electionکو چھوڑ دیںelectionجس کے بھی ہیں۔اگر یہ جواز دیا جائے کہ دعوتیں ہوتی ہیں، posterہوتے ہیں تو posterصرف کسی ایک sideکے تو نہیں ہوتے۔آپ دیکھیں انہی وکلا میں سے یہ جو High Courtکے آپ نے additional judgesلیے ہیں through judicial commissionآپ ان کی CVsتو منگوا کر دیکھیں۔وہjudgesیہاں سے آئے ابھی پوری High Courtمیں، Court roomمیں وہ judgesآ گئے۔آپ کی vacancies fillہو گئی ہیں۔اس کے علاوہ ابھی جو pendingہیں میرے خیال میں بلوچستان میں کچھ judgesآنے ہیں۔آپ ان کی CVsتو منگوائیں،ان کو کسی کمیٹی میں تو لائیں۔

آپ یقین کریں تعجب ہوتا ہے جن کو caseنہیں ملتے، جن کو کچھ نہیں آتا وہ judgeبن گئے۔ساری تباہی کرکےاب اس میں تبدیلی لانے کا فائدہ کیا ہے۔ابھی اگر کسی کو بھی ہے تو houseکاsenseلے لیں ہمارے سب دوست بیٹھے ہیں یہ نہیں ہو نا۔اس میں ایسا کیا ہے کہ ان کا time increaseکیا جائے پھر Pakistan Bar Councilsکے یہ سارے قوانین changeہو جائیں گے۔

پاکستان کے عوام سکھ کا سانس لیں گے۔ان کو حق اور انصاف ملے گا۔ [4][***]تو کیا ضرورت پڑی ہے۔اس کو بیٹھ کے لوگوں کو خوار کرنا۔یہ unnecessarilyایک چیز ہے۔ یہاں دیکھیں سو سو بل پڑے ہوئے ہیں۔ایسے بل لانے کا فائدہ کیا ہے؟جناب! ایسا کچھ نہیں ہے۔آپ اس کو یہاں ووٹنگ کے لیے پیش کریں۔سارے ہمارے دوست ہیں اس پر debateہونی چاہیے۔

---

[4]"*[Words expunged as ordered by the Chair]*"

یہ زیادتی ہے نوجوان وکلا کے لیے، وہ بیچارے آگے نہیں بڑھیں گے۔ جس کو پانچ سال میں membership مل جاتی ہے۔ تاکہ وہ ہائی کورٹ۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، مائیک کھول لیں۔ ابڑو صاحب! جلدی کریں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: تو بات یہ ہے کہ جو نوجوان وکیل آتا ہے جو پانچ سال کے بعد جاکے یا دس سال کے بعد، میرے خیال میں دو سال کے بعد وہ ہائی کورٹ کا بنتا ہے۔ اس کے بعد دس سال کے بعد وہ سپریم کورٹ کا وکیل بنتا ہے۔ ایک ہی field ہے جو open ہے۔ کوئی بھی وہاں اپنی اہلیت پر اپنا بزنس کر سکتا ہے۔ تو اس کو بلاوجہ lock نہ کریں۔ یہ ان بیچاروں کے ساتھ زیادتی ہو گی۔ مجھے پتا نہیں۔ فاروق نائک صاحب کے لیے میرے دل میں بڑی عزت ہے۔ انہوں نے بڑے بڑے قانون بنائے لیکن ایک چھوٹی سی بات پر کیوں اڑ گئے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ ابڑو صاحب۔ جی، منسٹر صاحب۔

<u>Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice</u>

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ (وزیر برائے قانون و انصاف): یہ بڑا noble profession ہے خدارا اس میں سیاست نہ کریں۔ وکلا نے بڑی قربانیاں دی ہیں اور دے رہے ہیں۔ میں ابڑو صاحب کی بڑی عزت کرتا ہوں لیکن جو انہوں نے فرمایا ہے کہ [***] وہی کورٹس ہیں اور سارا کچھ ہے۔ خدا کے لیے ہمیں اپنی profession کی حرمت اور عزت کا پورا احساس ہے اور یہ وکلا ہی ہیں جو کہ سڑکوں پر آکے ماریں کھاتے رہے ہیں اور جس کی وجہ سے جمہوری ادارے قائم ہیں۔ میں نے پہلے یہ statement دی ہے floor of the House پر کہ فاروق نائیک صاحب سے بھی discussion ہوئی ہے۔ آج دن کو بار کونسل میں نائیک صاحب تشریف لے گئے تھے۔ چاروں صوبائی بار کونسلز، اسلام آباد بار کونسل اور پاکستان بار کونسل ان سب چھ تنظیموں نے بیٹھ کے unanimously کچھ تجاویز دے رکھی ہیں جو in writing ہم تک پہنچی ہوئی ہیں۔ کمیٹی انہیں بھی examine کرے گی۔ This matter may be referred to the Committee. میں پھر استدعا کروں گا کہ اسے politicize نہ کیا جائے۔ اس کے پیچھے کوئی ایسے محرکات نہیں بلکہ ہم confusion دور کرنا چاہتے ہیں کہ الیکشن میں پھر کہہ رہا ہوں کہ وقت مقررہ پر ہوں گے ان شاء اللہ العزیز۔ اور جو اہلیت کے حوالے سے یہ پندرہ سال والی بات ہے کہ

یہ بیس سال ہونے جا رہی ہے، نائیک صاحب اس پر پہلے ہی convinced ہیں کہ اس کو وہ وہاں پر withdraw کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: چونکہ اس پر دو مرتبہ بات ہو گئی ہے۔ اس پر شبلی صاحب اور ابڑو صاحب نے بات کی ہے۔ اب میں اس تحریک کو ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: تحریک منظور کی جاتی ہے۔ بل پیش کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

Order No. 19, Senator Farooq Hamid Naek Sahib.

Senator Farooq Hamid Naek: I, Senator Farooq Hamid Naek, hereby introduce the Bill further to amend the Legal Practitioners and Bar Councils Act, 1973 [The Legal Practitioners and Bar Councils (Amendment) Bill, 2025].

جناب قائم مقام چیئرمین: بل متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ جی، سینیٹر سید علی ظفر صاحب۔

سینیٹر سید علی ظفر: وکالت ایک noble profession ہے۔ افسوس کے ساتھ مجھے کہنا پڑتا ہے کہ آپ right and left کے remarks expunge کر دیتے ہیں۔ میرے profession کے بارے میں غلطی سے ایک remark آگیا ہے۔ میرے خیال میں اس کو expunge کر دیا جائے۔ I don't want this thing کہ[5] [***] جو کہ ان کا remark آگیا ہے۔ شاید وہ کسی اور context میں کہہ رہے تھے but اس کا ایک ایسا impact ہوتا ہے کہ.....

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، وہ الفاظ expunge کیے جاتے ہیں۔ Order No. 20, Senator Rana Mahmood-ul-Hassan Sahib کی behalf پر سینیٹر شہادت اعوان صاحب پیش کریں گے۔

[5]"[Words expunged as ordered by the Chair]"

Consideration and passage of [The Trade Organizations (Second Amendment) Bill, 2025]

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan, move that the Bill further to amend the Trade Organizations Act, 2013 [The Trade Organizations (Second Amendment) Bill, 2025], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، اعظم تارڑ صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! دو لفظ ہیں جو omit کرنے ہیں۔ Trade Organizations جیسے ہم Chamber of Commerce کہتے ہیں۔ اس کے بارے میں legislation ہوئی۔ ان کے جو عہدے کی مدت تھی وہ ایک سال سے دو سال کی گئی اور اس میں کچھ اور بھی بہتری کے لیے چیزیں کی گئیں۔ یہ Bill صرف دو سال پہلے پیش ہوا۔ Pass ہو گیا لیکن جب assent کے لیے گیا اس وقت کے President صاحب کے پاس تو انہوں نے مقررہ وقت میں اس کی assent نہ دی اور وہ Bill جو تھا وہ قومی اسمبلی کے تحلیل ہونے کی وجہ سے pass نہ ہو سکا۔ وہ Bill joint sitting کو refer ہو گیا۔ Joint sitting نے اس کو دوبارہ pass کر دیا۔ لیکن جب یہ موجودہ شکل میں سامنے آیا تو معلوم پڑا کہ اس میں ایک explanation دی گئی section 11 میں جس میں کہا گیا کہ اس law کے pass ہونے کے بعد جو Chambers of Commerce ہیں ان کے elections نئے سرے سے ہوں گے۔ کیونکہ اس وقت elections کوئی تین چار ماہ میں ہونے والے تھے کہ جو نئے elections ہیں ان کے لیے دو سال کی شرط لگے گی۔ اب جناب! elections اس عرصے میں دو سال کی شرط کے ساتھ ہو گئے اور ابھی اکتوبر کے آخر میں یہ دو سال کے لیے منتخب ہوئے پورے ملک کے جو Chambers of Commerce ہیں۔ اب اس anomaly کی وجہ سے دوبارہ انہیں elections میں جانا پڑ رہا ہے یعنی کہ وہ دو سال کے لیے منتخب ہوئے ہیں۔ Section 11 کی explanation کی وجہ سے یہ تشریح بن رہی تھی اور ابہام پیدا ہو رہا تھا کہ اب یہ دوبارہ elections ہوں گے جو کہ unfair ہے۔ جناب چیئرمین! جو لوگ دو سال کے لیے جیتے اور منتخب ہوئے مختلف chambers میں چھوٹے بڑوں میں، ان کے tenure پر فرق

نہیں آنا چاہیے۔ میری یہ استدعا ہوگی کہ یہ ایک انتہائی چھوٹی سی amendment تھی جو کہ National Assembly نے committee سے examine کر کے House نے pass کی۔ اسے passage میں ڈال دیا جائے۔ یہ Bill pass ہو کر آیا ہے اور صرف ایک چھوٹی سی amendment ہے جو ابہام کو دور کرتی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: تحریک متفقہ منظور کی جاتی ہے۔ Bill کی second reading شق نمبر 2۔ شق نمبر 2 میں کوئی ترمیم نہیں ہے۔ للذا میں یہ شق ایوان کے سامنے ایک سوال کے طور پر رکھتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ شق 2 کو Bill کا حصہ بنایا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: شق 2 کو متفقہ طور پر pass کیا جاتا ہے اور Bill کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ اب ہم شق نمبر ایک، Bill کا ابتدائیہ اور عنوان لیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ شق نمبر ایک، بل کا ابتدائیہ اور عنوان Bill کا حصہ بنایا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: شق نمبر ایک، بل کا ابتدائیہ اور عنوان متفقہ طور پر Bill کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ .Order No. 21

جی، سینیٹر شہادت اعوان صاحب Order No. 21 پیش کریں۔ آپ کو میں وقت دوں گا۔ Bill کے دوران تو نہیں ہو سکتا۔

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan, move that the Bill further to amend the Trade Organizations Act, 2013 [The Trade Organizations (Second Amendment) Bill, 2025], be passed.

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک ایوان کے سامنے رکھتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: تحریک متفقہ طور پر پیش کی گئی اور متفقہ طور پر منظور کی جاتی ہے۔ Bill منظور کیا جاتا ہے۔ Order No. 22. سینیٹر شیری رحمان صاحبہ Order No. 22 پیش کریں۔

Consideration and Passage of [The Islamabad Capital Territory Child Marriage Restraint Bill, 2025]

Senator Sherry Rehman: Thank you Chairman sahib. I beg leave to move that the Bill to restrain the solemnization of child marriages in the Islamabad Capital Territory [The Islamabad Capital Territory Child Marriage Restraint Bill, 2025], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی پلیز، کامران صاحب! بتائیں۔

سینیٹر کامران مرتضٰی: جناب! ایسا ہے کہ یہ مذہب سے related معاملہ ہے۔ اس کو اسلامی نظریاتی کونسل میں بھیجیں۔ میں نے ایک instrument move کیا ہوا ہے، اس کو بھی منگوا لیجیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی میڈم! بات کریں۔

Senator Sherry Rehman

سینیٹر شیری رحمان: بہت اختصار کے ساتھ میں کہوں گی کہ یہ Child Marriage Restraint Bill ہے یعنی کم عمری میں جو لڑکیوں کی، اور لڑکوں کی بھی، زبردستی شادیاں کر دی جاتی ہیں۔ اس ہاؤس سے تین مرتبہ یہ bill pass ہو چکا ہے۔ میں نام بھی بتا دوں گی، مشترکہ طور پر کمیٹیوں سے ہو کر، چاہے PTI کا دور ہو یا ہمارا دور ہو، یہ bills, with joint approval across the board, pass ہو چکے ہیں۔ وہاں جا کر یہ bill دم توڑ چکا تھا۔ اب ان کے ممبر نے واپس بھجوایا ہے۔ اس کا credit میں سینیٹر سحر کامران کو دوں گی کہ پہلے انہوں نے اسے move کیا تھا۔ اس کے بعد میں نے move کیا تھا۔ اس کے بعد PTI کی شیریں مزاری نے بھی move کیا تھا۔ اس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ صرف بچیوں کے خلاف جو مظالم ہوتے ہیں، بلوغت سے پہلے ان کی زبردستی شادیاں کی جاتی ہیں، اس کے خلاف ہے۔ صوبہ سندھ میں یہ

قانون پہلے ہی بنا ہوا ہے یعنی کہ آپ اٹھارہ سال کی عمر سے پہلے شادیاں نہیں کر سکتے کیونکہ زچگی کے دوران لڑکیاں بچے پیدا کرتے ہوئے دم توڑتی ہیں۔ دنیا بھر میں ہم نے یہ بات سنی ہے۔ اب اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، I am sorry یہ veto نہیں ہو سکتا۔ مذہب کا معاملہ کہہ کر آپ veto نہیں کر سکتے۔ ہر دو گھنٹے میں یہاں پاکستان کے اندر خواتین زچگی میں اور بچے پیدا کرتے کرتے دم توڑتی ہیں۔ یہ بہت بڑے statistics ہیں۔ Please don’t make it hostage. ہمارے نزدیک اسلامی نظریاتی کونسل کی بہت عزت ہے۔ یہ قانون پہلے ہی صوبوں میں نافذ ہے۔ اب یہ ICT کے لیے کیا جارہا ہے۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

میں آخری بات کہوں گی کہ 11 ستمبر، 1929 کو آپ کے ملک کے بانی نے، پاکستان کے بانی نے، founding President قائداعظم محمد علی جناح نے تقریر کی تھی جس میں انہوں نے برطانویوں کو سنایا تھا کہ اس چیز کو ہٹانا چاہیے۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے Indian Legislative Assembly میں Child Marriage Restraint Bill پیش کیا تھا۔ بات یہ ہے کہ پاکستانیوں میں تنگ نظری نہیں ہونی چاہیے۔ جو بھی سوال جواب ہیں، ہم کرنے کے لیے تیار ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ صرف human rights کا نہیں بلکہ بچوں کے rights کا bill ہے۔ آپ کس طرح بچوں کے خلاف کھڑے ہو جاتے ہیں اور ہم سے تنگ نظری کی توقع کرتے ہیں۔ یہ بچیاں سولہ سولہ سال کی عمر میں مائیں بن جاتی ہیں۔ ان کو کیا پتا؟ ان کی ذہنی بلوغت نہیں ہوتی۔ ایسی زیادہ تر شادیاں بچیوں سے پوچھے بغیر کر دی جاتی ہیں۔ ان سے ہاں کروادی جاتی ہے۔ ان سے community زبردستی کرتی ہے، family زبردستی کرتی ہے۔ لڑکوں کے ساتھ بھی یہی ہوتا ہے۔ ان کو پتا ہی نہیں ہوتا کہ انہوں نے کیا کیا ہے۔ بعد میں ان سے آٹھ آٹھ اور بارہ بارہ بچے پیدا کروالیے جاتے ہیں جس کے نتیجے میں خود ان کی ہلاکتیں ہوتی ہیں۔ کیوں پاکستان میں maternal mortality اتنی ہے؟ کیوں پاکستان میں بچوں کی stunting اتنی ہے؟ اس لیے کہ وہ مائیں ان بچوں کو nutrition نہیں دے سکتیں۔ یہ ایک international fact بن چکا ہے۔ جب بچوں کو nutrition نہیں ملتی تو stunting ہونے لگتی ہے۔ پاکستان میں پانچ سال کی عمر سے کم 40% کی stunting چل رہی ہے، میں نے تو یہ notes بھی نہیں دیکھے ہیں، پاکستان میں اتنی high stunting ہے۔ اب یہ میرا بل نہیں ہے۔ میں ہمیشہ credit دیتی

ہوں۔ میں مبارک باد پیش کروں گی کہ 2019 میں سینیٹ نے میرا بل مشترکہ طور پر منظور کیا لیکن اس نے وہاں جاکر دم توڑا تھا۔ اس میں سحر کامران نے بھی بہت کام کیا۔ یہ بل شرمیلا فاروقی کا ہے۔ I don’t give credit. یہ شرمیلا فاروقی کا بل ہے، میں ان کے حوالے سے یہاں move کر رہی ہوں۔ قومی اسمبلی نے اس بل کو منظور کیا ہے۔ یہ بل تین مرتبہ کمیٹیوں سے ہو کر آچکا ہے اور ساری جماعتوں نے اس پر اپنا ذہن واضح کر دیا ہے ورنہ میں آپ سے یہ نہ کہتی۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ درست فیصلہ کیجیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر عطاء الرحمٰن صاحب۔

Senator Atta-ur-Rehman

سینیٹر عطاء الرحمٰن: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ گزارش یہ ہے کہ ایک طرف تو یقیناً جس طرح محترمہ شیری رحمان صاحبہ نے کہا کہ بچوں سے یہ حق نہیں لینا چاہیے لیکن دوسری طرف نابالغ بچوں کے جو وارث ہیں، جو ان کے والدین ہیں، ان سے جو حق لیا جارہا ہے، وہ کیوں ہے؟ دوسری بات، ہمارا جو اس وقت معاشرہ ہے، جس ملک میں ہم رہتے ہیں، جس جگہ ہم وقت گزار رہے ہیں، یہاں والدین کی رضامندی کے بغیر اگر آپ بچوں کو اتنی آزادی دے دیں گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم یورپی ممالک کے کلچر کو آگے لے جانا چاہتے ہیں۔ لہٰذا، ہماری صرف اتنی گزارش ہے کہ اس کو اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف بھیجا جائے۔ از روئے شریعت اور از روئے قانون، اس کا view لیا جائے۔ آپ کے ہاں ضرور یہ ہوگا کہ وہاں بچیوں سے نہیں پوچھا جائے گا لیکن ہمارے ہاں تو بالغ بچیوں کا بھی جب نکاح پڑھایا جاتا ہے تو ان کے والدین سے کہا جاتا ہے کہ جاکر اپنی بچی سے دو گواہوں کے سامنے اجازت لے کر آؤ۔ یہ تمام چیزیں ہیں، یہاں ہماری روایات کا بھی کچھ خیال رکھنا چاہیے، ہمارے ملک کا بھی کچھ خیال رکھنا چاہیے۔ ایک اسلامی معاشرے میں اگر ہم والدین سے ایک حق لیں گے تو اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ لہٰذا، ہم تو پھر بھی یہ کہیں کہ اس کو اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف بھیجا جائے۔ اسلامی نظریاتی کونسل سے اس پر رائے لی جائے۔ اس کے بعد پھر اگر آپ اس پر کوئی پیش رفت کرتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ دوسری صورت میں جمعیت علمائے اسلام اس پر واک آؤٹ بھی کرے گی اور احتجاج بھی کرے گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: مولانا صاحب! واک آؤٹ سے پہلے ہم اس پر پورے ایوان کو موقع دیتے ہیں اور اس پر debate کرتے ہیں۔ سب کو بولنے کا موقع دیں گے، اس کے بعد پھر اس کو ووٹنگ کے لیے پیش کریں گے۔ سینیٹر روبینہ قائم خانی صاحبہ۔

Senator Rubina Qaim Khani

سینیٹر روبینہ قائم خانی: جناب! سب سے پہلے میں مبارک باد پیش کروں گی کہ یہ بل منظور ہونے جارہا ہے۔ میں اس حوالے سے تھوڑا سا ماضی میں جاؤں گی۔ سب سے پہلے Child Marriage Restraint Bill سندھ اسمبلی نے pass کیا تھا۔ میں اس وقت 2016 میں، منسٹر تھی۔ اس پر ہم نے بہت زیادہ محنت کی، تمام stakeholders کو on board لیا اور اس کی روشنی میں یہ بل تیار ہوا تھا۔ میں بتاتی چلوں، میرے فاضل اراکین، عطاء الرحمان صاحب اور کامران مرتضیٰ صاحب جنہوں نے اعتراض لگایا ہے، اس میں اسلامی نظریاتی کونسل بھی شامل تھی اس کمیٹی میں جو میں نے بنائی تھی۔ اس کے ذریعے سے یہ تمام بل تیار ہوا اور پھر اسے سندھ اسمبلی نے منظور کیا۔ اس کے بعد آپ دیکھیں کہ پنجاب اسمبلی نے، خیبر پختونخوا نے اور پھر آج مجھے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ جو اس وقت ہم سب نے محنت کی تھی، تمام stakeholders نے اور تمام جماعتوں کے اراکین نے، آج Islamabad Capital Territory کے لیے بھی وہی بل پیش ہونے جارہا ہے اور ان شاء اللہ، سینیٹ بھی اس کی منظوری دے دے گی۔ یہ بل جو سندھ میں تھا، same وہی ہے اور یہ pass ہو کر آچکا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اراکین کو اس پر اعتراض کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

آپ دیکھیں کہ Child Marriage Bill کیوں لایا گیا۔ اس لیے کہ rural areas میں ہماری جو بچیاں ہیں، یہ rural areas میں جاتے نہیں، ان کو پتا ہونا چاہیے کہ جس طرح سے نو سال کی، بارہ سال کی اور تیرہ سال کی بچیوں کی شادیاں ہو جاتی ہیں جو کہ خود اپنے آپ کو نہیں سنبھال سکتیں، ان کو ایک practical life میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں ان کی صحت کے معاملات، پھر education کے اور بہت سارے دوسرے معاملات گھمبیر ہو جاتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ ایک آنے والی ماں یعنی future کی ماں کی صحت کے ساتھ اس طرح کا کھلواڑ ہوتا ہے کہ وہ بچوں کی پرورش اور تربیت پر صحیح طریقے سے توجہ ہی نہیں دے سکتی۔ ہمارے

معاشرے میں جس طرح بچوں کا حال ہے، سب کے سامنے ہے۔ میں اپنے فاضل رکن کو یہ بھی یاد دلاؤں گی۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کا point آگیا ہے، باقی ممبران نے بھی اس پر بات کرنی ہے۔

سینیٹر روبینہ قائم خانی: جناب والا! میرا last point یہ ہے کہ میں عطاء الرحمٰن صاحب سے کہوں گی کہ ہم child rights پر ایک Bill لے کر آئے تھے، اُس وقت یہ pass ہو جاتا، اُس وقت بھی یہ اعتراض کیا گیا تھا۔ ہمارے معاشرے میں بچوں کے حقوق کے حوالے سے معاملات بہت گھمبیر ہیں۔ اگر اس پر کام نہیں ہو گا تو ہم اپنے future کو کیسے safe کریں گے؟ ہمیں آج اس پر بیٹھنا ہو گا، اس پر legislation کرنی ہو گی اور اس پر سختی کے ساتھ عمل درآمد بھی کرنا ہو گا۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر دوست محمد صاحب۔

سینیٹر دوست محمد خان: شکریہ، جناب والا! ہم Western Society کے تابع نہیں ہیں جو کہتا ہے کہ یہ کرنا ہے، وہ کرنا ہے۔ مولانا عطاء الرحمٰن صاحب نے بہت صحیح بات کی ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کو یہ Bill دیکھنا چاہیے اور وہاں سے منظور ہو کر آنا چاہیے۔ میرا point of order ہے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ point of order پر بات نہیں کر سکتے، اس Bill پر بات کریں، ان کا mic بند کر دیں۔ میں آخر میں آپ کو point of order پر وقت دوں گا۔ سینیٹر مولانا عطاء الرحمٰن صاحب۔

Senator Atta Ur Rehman

سینیٹر مولانا عطاء الرحمٰن: جناب والا! میں ایک گزارش کروں گا کہ فاضل ممبر صاحبہ نے فرمایا ہے کہ ہم نے اس پر سندھ میں تمام لوگوں کو اعتماد میں لیا۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں الیکشن آپ کے سامنے ہیں، ابھی میں کچھ کہوں گا تو پھر کہیں گے کہ یک جہتی کے مخالف ہیں۔ سندھ میں جمعیت علمائے اسلام کا کوئی ممبر نہیں ہے اور وہاں یہ کہہ دینا کہ ہم نے تمام لوگوں کو on board لیا تھا۔ صرف اتنی گزارش ہے کہ اگر یہ Bill نظریاتی کونسل کو بھیج دیا جائے تو ہماری بھی

تسلی ہو جائے گی، ایوان کی بھی تسلی ہو جائے گی۔ آپ والدین کے ساتھ، اس معاشرے کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں اور اس پورے ماحول کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: طاہر خلیل صاحب۔

Senator Khalil Tahir

سینیٹر خلیل طاہر: جناب چیئرمین! میں مولانا عطاء الرحمٰن کی دل سے عزت کرتا ہوں، یہ عالمِ دین ہیں لیکن ایک بات ضرور کرنا چاہتا ہوں کہ OIC کے ستاون ممالک ممبر ہیں، سینیٹر علی ظفر بہت competent and intellectual lawyer ہیں، کامران مرتضیٰ صاحب بہت قابل وکیل ہیں، یہاں ہمارے استاد فاروق نائیک صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، اعظم نذیر تارڑ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، سوائے پاکستان کے یہ کوئی ایک اسلامی ملک بتا دیں جہاں بچے کی شادی کی عمر اٹھارہ سال سے کم ہو، even Egypt میں لڑکی کی شادی کی عمر اکیس سال ہے۔ ہم کیا forced conversion or whatsoever ان باتوں میں پڑے رہیں گے۔ ہاں! اٹھارہ سال سے کم عمر بچی اپنا ووٹ نہیں ڈال سکتی، اس کا driving licence نہیں بن سکتا اور شادی جیسا اتنا بڑا بندھن بغیر کسی بات اور بغیر پوچھے یہ کر دیں۔ علی ظفر صاحب یہ بتا دیں کہ پاکستان کے علاوہ کسی مسلمان ملک میں بچی کی شادی کی عمر اٹھارہ سال سے کم ہے تو I will withdraw everything.

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر ایمل ولی صاحب۔

Senator Aimal Wali Khan

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب والا! میں صرف شادی اور نکاح پر ہی بات کروں گا، اس کے علاوہ کوئی بات نہیں کروں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم جس debate میں جا رہے ہیں، ہم شاید Western World اور اسلام کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ ہمارا دین واضح ہے اور کچھ چیزیں زندگی سے زیادہ دین کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں، اگر نکاح سنتِ رسول ﷺ نہ ہوتا تو کوئی پاگل ہے کہ وہ کرتا۔ جناب والا! سنت رسول ﷺ واضح ہے۔ تمام مذاہب کی عزت کرتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ میرے دین سے زیادہ open-mindedness ایک مذہب میں بھی نہیں ہے۔ جہاں تک شادی کی بات ہے تو اس کا ایک طے شدہ طریقہ ہے اور وہ بلوغت ہے، اب وہ کسی میں کسی وقت آ جائے گی، کسی میں کسی وقت آ جائے گی اور اس میں دینی شرط یہی ہے۔ اس کے لیے مثال لے لیتے

ہیں کہ ایک والد اتنا serious ہے کہ مرنے کے قریب ہے اور اس کی خواہش ہے کہ اس کی بیٹی پندرہ، سولہ سال کی ہے، میں مر جاؤں گا تو میرے مرنے کے بعد کون میری بیٹی کی شادی کرے گا اور میں اپنی زندگی میں ہی اپنی بیٹی کی شادی کر دوں، وہ بھی راضی ہے، اس کی ماں بھی راضی ہے، لڑکی بھی راضی ہے، لڑکا بھی راضی ہے، نکاح خوان بھی راضی ہے لیکن پاکستان کا قانون کہہ رہا ہے کہ میں راضی نہیں ہوں، sorry to say بالکل قصے ہیں۔آپ نے قانون لانا ہے، آپ وہاں قانون لائیں جہاں زبردستی کی شادیاں ہو رہی ہیں، آپ وہاں قانون لائیں جہاں gun point پر شادیاں ہو رہی ہیں۔آپ وہاں قانون لائیں جہاں والدین شادی کے بہانے اپنے بچوں کو بیچ رہے ہیں، سودے بازی ہو رہی ہے۔ لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنی چھوٹی بات نہیں ہے، ہمیں Western World کو follow نہیں کرنا چاہیے، ہمارا اپنا دین ہے اور جو بہت liberal دین ہے۔اگر میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اسلام liberal ہے تو کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟ اگر آپ کو میری بات غلط لگ رہی ہے تو الگ بات ہے لیکن اگر غلط ہے تو that is something else.

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں آج داڑھی والے بغیر داڑھی والے، JUI والے، extremists, non-extremists, مسلم لیگ والے، پیپلز پارٹی والے اور جو بھی مسلمان ہیں، ہمیں دنیا کو یہ پیغام دینا چاہیے کہ میرا اپنا دین سب سے liberal دین ہے اور الحمد للہ اس کے قوانین اللہ کے رسول ﷺ کے ذریعے دیے گئے بہترین قوانین ہیں اور ہم ان قوانین پر عمل کریں۔ میں اپنی بہنوں کو کہہ رہا ہوں، الحمد للہ میری دو بہنیں ہیں، ہم نے ان کی شادی کروائی ہے، میری تین بیٹیاں ہیں، میری کوشش اور تمنا یہی ہے کہ ان شاء اللہ ان کی شادیاں کروائیں گے اور عزت سے کروائیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم اپنی دینی روایات کو بھی صحیح طریقے سے دیکھیں، جس کی شادی ہو رہی ہے اس کی رضامندی ضروری ہے، عمر نہیں رضامندی ضروری ہے، جس کی بلوغت ضرورت ہے، جس کے والدین کی رضامندی ضروری ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ؛

جب میاں بیوی راضی
تو کیا کرے گا قاضی

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ، سینیٹر زرقا سہروردی صاحبہ۔

Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ بہت شکریہ، جناب چیئرمین! میں اپنے فاضل ممبران سے دو سو فیصد agree کرتی ہوں کہ الحمدللہ ہم مسلمان ہیں اور اسلام کے مطابق سب کچھ ہونا چاہیے۔ یہاں بہت سارے senior lawyers بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان سے صرف یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ legally شادی ایک contract ہے، ہمارا جو نکاح نامہ ہے جسے الحمدللہ ہم سب sign کرتے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: جناب والا! شادی ایک contract ہے جس میں لڑکی اور لڑکا دونوں اپنی مرضی بتاتے ہیں اور ہمارا دین بھی یہی کہتا ہے کہ شادی لڑکی اور لڑکے کے درمیان ہونی ہے، ظاہر ہے اس میں ماں باپ کی رضامندی، ہمارا دین اور ہمارا معاشرہ ہمیں ساتھ لے کر چلتا ہے۔ ہمیں اپنی بچیوں کو protection دینی ہے،

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: جناب والا! جن بچیوں کی چھوٹی عمر میں شادی ہوتی ہے، ان کو ایک property کی طرح اِدھر سے اُدھر بیچ دیا جاتا ہے، ان کے عوض چیزیں لی جاتی ہیں۔ میرے بھائی اپنے صوبے کے culture کی بات کریں، اسلام کی بات نہ کریں، یہاں پر تو طرح طرح کا culture ہے۔ جہاں تک دین کی بات ہے تو دین بہت زبردست ہے، ہمارے دین میں الحمدللہ عورت اور مرد کی رضامندی کے بعد شادی ہوتی ہے اور اسی لیے آپ لڑکی کی رضامندی کے بغیر شادی نہیں کر سکتے۔ اس میں ماں باپ کی رضامندی بھی ہونی چاہیے کیونکہ یہاں لڑکیوں کا بہت استحصال ہوتا ہے، جو لڑکیاں دارالامان میں جاتی ہیں، میں نے social welfare میں بہت کام کیا ہوا ہے۔ میں نے سوشل ویلفیئر میں بہت کام کیا ہے۔ جو لڑکیاں دارلامان جاتی ہیں، جو 12,13 سال کی لڑکیاں ہوتی ہیں، وہاں بہت غلط حالات ہوتے ہیں۔ اس لیے لڑکیوں کو اپنے گھروں میں رہنا چاہیے اور ماں، باپ کے سائے تلے ان کی 18 سال کی عمر میں شادی ہو تو وہ ان کے لیے اور معاشرے کے لیے بھی بہتر ہے۔ اس کے علاوہ ہماری جو اتنی کم شرح خواندگی ہے، یہ اس کے لیے بھی بہتر ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح نے بھی کہا تھا کہ جب تک خواتین اور مرد شانہ بشانہ کام نہیں کریں گے، کوئی

قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ پاکستان الحمد للہ 77 سال کے بعد ان مسائل میں جو پھنسا ہوا ہے، وہ اسی لیے پھنسا ہوا ہے کیونکہ ہم اپنی بہنوں کو جائیداد میں ان کا حصہ نہیں دیتے اور ایوان میں کھڑے ہو کر بات کرنے کا موقع نہیں دیتے۔ اس ایوان میں ہم کتنی خواتین ہیں؟ آپ کی مہربانی سے مجھے آٹھ، دس مہینے کے بعد بولنے کا موقع ملا ہے تو ہمیں ادھر کوئی بولنے ہی نہیں دیتا۔ اگر یہ ہمیں زندہ دفن کرنا چاہتے ہیں تو اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ ان کا کوئی اور مذہب ہے تو وہ ضرور دے دے گا، بہت شکریہ۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی سینیٹر مولانا عبدالواسع صاحب۔

Senator Abdul Wasay

سینیٹر عبدالواسع: (عربی) جناب چیئرمین! محترمہ نے یہ جو بل پیش کیا ہے،اسے کیوں متنازعہ بنانا چاہتے ہیں۔ اس بل کو کیوں اس طرح رنگ دیا جاتا ہے کہ کوئی اس کے خلاف ہے۔ یہ ہمارا اختیار نہیں ہے کیونکہ یہ مذہب سے تعلق رکھنے والا معاملہ ہے۔ نکاح کے بارے میں بھی اس طرح کے قوانین ہیں، طلاق کے بارے میں بھی اسی طرح کے قوانین ہیں اور ہمارا آئین اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ جو آرٹیکل 227 ہے کہ قرآن وسنت کے متصادم کوئی قانون سازی نہ ہو۔ ہمیں اپنا آئین ایسے کرنے سے منع کرتا ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل اسی لیے بنی ہوئی ہے کہ ہم یہاں بیٹھے ہوئے لوگ جنہیں کچھ معاملات اور مسائل کی رہنمائی حاصل نہیں ہوتی ہے، اس کے لیے یہ ایک ادارہ موجود ہے جو اسلامی تعلیمات کے مطابق نکاح، شادی اور طلاق کے حوالے سے ہماری رہنمائی کرے گا لیکن ہمارے دوست کیوں ڈرتے ہیں۔ یہ آپ کا ایک آئینی ادارہ ہے اور اس ملک میں وجود رکھتا ہے۔ اس آئینی ادارے کی طرف اگر ہمارے اور پارلیمنٹ کی رہنمائی کے لیے اگر کوئی کیس ان کی سفارشات مرتب کرنے کے لیے بھجوا دیا جاتا ہے تو اس سے ہمارے دوست کیوں ڈرتے ہیں۔ ہم سارے مسلمان ہیں۔ ہمارا پورا نظام قرآن وسنت کے مطابق ہے۔ نظام نکاح بھی قرآن وسنت کے مطابق ہے۔ نظام طلاق بھی قرآن وسنت کے مطابق ہے۔ ہم کیوں شادی کے لیے 18 سال کا تعین کرتے ہیں۔ اگر اسلامی نظریاتی کونسل اسے 18 سال تعین کرتا ہے، 20 سال کرتا ہے، 10 سال کرتا ہے یا 15 سال کرتا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ کے نکاح کا حوالہ ہمیں دیتا ہے تو یہ معاملہ میرے خیال میں پارلیمنٹ کے اندر بھی اسے بھیج دیا جائے۔ اگر کوئی شوقیہ یہ کہے کہ جو ہمارے دیگر

مسائل ہیں، آپ یک جہتی کا اظہار کرکے ہمارا ساتھ دیتے رہیں لیکن جب قرآن و سنت کے بارے میں بات ہوگی تو بس ہم اپنی مرضی چلائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہ میرا اختیار ہے اور نہ کسی اور کا اختیار ہے بلکہ اس مقصد کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل بنی ہوئی ہے۔ اس کے بغیر اگر یہ بل پاس ہو جاتا ہے تو ہم اس کے خلاف سخت مزاحمت کریں گے اور ہم اسے برداشت نہیں کریں گے۔ ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ، قرآن و سنت اور ہمارا آئین بھی ہمیں منع کرتے ہیں۔ یہ آئین کی مکمل خلاف ورزی ہے لہٰذا ہم اس خلاف ورزی کو برداشت نہیں کرتے اور اس بل کو اسلامی نظریاتی کونسل کو بھجوایا جائے، شکریہ۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر صاحبان! ہم rule کے مطابق چلیں گے۔ آج کی کارروائی سے دوسرے اقوام کے متعلق جو باتیں ہیں، میں انہیں حذف کرتا ہوں۔ جی سینیٹر فاروق حامد نائیک صاحب۔

Senator Farooq Hamid Naek

سینیٹر فاروق حامد نائیک: Solemnization of child marriages in Islamabad اس act کی heading ہے تو بات یہ ہے کہ سب سے پہلے آپ کو define کرنا پڑے گا کہ child کون ہے۔ وہ بندہ یا بندی جو بلوغت یعنی puberty پر نہ پہنچے، اسے ہم child کہتے ہیں۔ جو لڑکا یا لڑکی بلوغت پر آجاتا ہے، وہ پھر child نہیں رہتا یا child وہ ہے جس کی عمر ملک میں جو legal age define کی گئی ہے، اس سے کم ہے۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے اور جو میری تھوڑی بہت knowledge ہے، اس کے مطابق legal age 18 year ہے۔ 18 سال سے کم کوئی بھی بچہ یا بچی ہوگی، اسے ہم child کہتے ہیں اور یہی definition of child or juvenile میں آتا ہے۔ علی ظفر صاحب اور وزیر قانون صاحب بیٹھے ہیں، ہمارا جو Juvenile Act ہے، وہ بھی یہ define کرتا ہے کہ who is a child and who is a juvenile. دونوں کے اندر جو 18 سال سے کم ہوگا، وہ juvenile ہوگا۔ جب وہ juvenile ہوگا تو اس کا مقدمہ بھی Juvenile Act کے نیچے چلے گا اور اس کی جو جیل ہوگی، وہ بھی adults کے ساتھ نہیں ہوگی اور الگ ہوگی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ پاکستان میں جو legal

میں definition کی child وہ ,ہو گی بچہ یا بچی جو کم سے سال 18 اور ہے سال 18 وہ ,ہے age
آ جائے گی۔ جہاں تک بلوغت کا تعلق ہے تو مجھے مولوی صاحب یہ بتائیں کہ اسلام میں کہاں لکھا ہوا
ہے کہ this is the age جہاں پر بچہ یا بچی بلوغت کو پہنچ جاتا ہے۔ ,Puberty age
کرتی ہے، آب و ہوا سے differ کرتی ہے اور کھانے country to country differ
پینے سے differ کرتی ہے۔ جہاں تک لفظ puberty ہے تو یہ بڑی weak
terminology ہے۔ اس weakness کو ختم کرنے کے لیے ممالک نے child کی
definition دی ہے اور child کی definition اسلامی ممالک کے اندر بھی ہے۔ اسلامی ممالک
میں جب child کی definition آجائے گی تو اس بچہ یا بچی کی شادی قانون کے خلاف ہو گی۔
ہمارے دوست اور سینیٹر صاحبان یہ کہہ رہے ہیں کہ اسے Islamic Ideology Council
میں جانا چاہیے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلے ہمیں یہ بتائیں کہ what is the
definition of a child under the Islamic law? کیا کوئی age fix کی گئی
ہے؟ اگر نہیں کی گئی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جو ملک کا رائج قانون ہے، اس نے define کر دیا
ہے۔ اگر اس نے 18 سال define کر دیا ہے تو anybody under the age of 18
is a child. شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری صاحبہ۔

Senator Samina Mumtaz Zehri

سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری: السلام وعلیکم۔ Thank you. With all due respect, I just wanted to say that Maulana sahib and everybody was saying that ہم لوگ modern Western culture کو follow کر رہے ہیں۔ Sir! This has nothing to do with modern Western culture. ہمارے اسلام نے بھی ہمیں یہ بتا دیا ہے کہ دونوں طرف سے natural consent, marriage کے لیے ضروری ہے۔ لیکن ایک بچہ جیسا کہ سینیٹر فاروق ایچ نائیک صاحب نے بھی کہا کہ بچے کی جو definition ہے، obviously that is age of maturity which is 18 years. چاہے وہ لڑکی ہو یا لڑکا، I think for mental health or physical health of both of them, I don't

even think that 18 years is mature enough for children to get married and that needs to be more. آج کل جو ہم level of mature people are also getting divorced، دیکھ رہے ہیں divorces early because again they don't understand what marriage is all about. معذرت کے ساتھ ہم اسلام کے اندر خود ہی اتنے confused ہیں کہ we ourselves don't understand what we are saying. Sir! Child marriage is actually a sin کیونکہ آپ بچہ اور بچی دونوں کو ایک ساتھ force کر رہے ہیں۔ I think it's a very big damage to the society. ہماری economy ویسے ہی suffer کرتی ہے جب early marriages ہوں گی، وہ بچے پیدا کریں گے، اگر وہ کر سکیں تو 14, 15, 16 سال کی عمر میں تو ان کی اپنی level of education will not be completed. جناب! یہ لوگ جا کر کہاں پہنچیں گے۔

So I think this is creating more and more issues for us. I think it is a very good idea. Egypt has also condemned early child marriages. Worldwide, they are supporting this that minimum age of marriage should be 18 years.

ہمیں تو کہا گیا تھا کہ اسلام، modernization کے حساب سے ہم نے اس کا scope بڑھانا چاہیے۔ جیسے میڈم نے بھی کہا کہ marriage is a contract. Sir, contract marriage کو سمجھے گا کون؟ اگر بچہ اور بچی کو خود نہیں پتا کہ contract کے اندر شرائط کیا ہیں، جیسے ہمیں تو سب واضح ہے، بعض بچیوں کو یہ پتا نہیں ہوتا کہ شادی میں ان کے حقوق کیا ہیں مطلب ان کو شرائط دیے گئے ہوتے ہیں کہ ان کو طلاق کا حق ہے۔ جناب! بہت ساری باتیں ہوتی ہیں، صرف بچیوں کے بارے میں نہیں، ہمارے بچوں کے بارے میں بھی ہیں۔ ان کے دماغ اتنے mature ہی نہیں ہوتے کہ وہ اپنے آپ کو سنبھال سکیں، وہ دوسرے کی بچی اور اپنے بچوں کو کیسے پالیں گے۔ جناب! جو یہ بچوں اور معیشت کے مسائل ہیں، I think we need to go out of this Western

and Islam’s comparison and we should all become sure enough to understand that it is illegal overall.

جناب قائم مقام چیئر مین: شکریہ۔ڈاکٹر سرمد علی صاحب۔

سینیٹر سرمد علی : شکریہ، جناب چیئر مین! جیسے ابھی کہا گیا، میرے خیال میں یہ religious issue نہیں ہے، یہ ایک societal issue ہے---

جناب قائم مقام چیئر مین: ایک منٹ سرمد علی صاحب، صرف ان کی وضاحت سنتے ہیں، پھر آپ بات کریں۔ شکریہ۔ جی مولانا عطاء الرحمٰن صاحب۔

Senator Atta-ur-Rehman

سینیٹر عطاء الرحمٰن: یہاں پر بات کی جا رہی ہے جناب رسول ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ کے متعلق جو روایات میں آتا ہے وہ یہ کہ ان کی شادی، بعض کہتے ہیں کہ ان کی شادی 9 سال کی عمر میں ہوئی ہے، بعض نے کہا ہے کہ 12 سال کی عمر میں ہوئی ہے لیکن بعض نے یہ کہا ہے کہ 14 سال کی عمر میں ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ کہ میرے ملک کے قانون میں 18 سال ہے، لہٰذا 18 سال سے پہلے نکاح ہی نہیں ہونا چاہیے۔ اگر اس طرح کے قانون کو لایا جائے گا تو میرے خیال میں یہ زیادتی ہے۔

جناب قائم مقام چیئر مین: میرے خیال میں ہم نے صرف شرعی حوالے سے اور کل کے اخبارات کے حوالے سے ہم نے مکمل اس پر debate کرائی اور دل کھول کر تمام چیزیں discuss ہوئیں۔ ایک دو ممبر اس پر بولیں اور اس کے بعد اس حوالے سے ایوان کی کارروائی ہو گی۔ جی ڈاکٹر سرمد علی صاحب۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئر مین: میں آپ کو وقت دوں گا، بالکل دوں گا۔ یہ میرے سامنے لسٹ پڑی ہے۔

Senator Sarmad Ali

سینیٹر سرمد علی : شکریہ، جناب چیئر مین! اصل میں مذہبی معاملہ نہیں ہے، یہ غالباً ایک societal issue ہے۔ ابھی ہمارے دوستوں نے بات کی۔ مولانا عطاء الرحمٰن نے حضرت بی بی عائشہ کے حوالے سے بات کی کہ ان کی عمر روایات میں آتا ہے کہ نو برس تھی جب ان کی شادی رسول

اللہ ﷺ سے ہوئی لیکن یہ دیکھنا چاہیے کہ سعودی عرب یا حجاز کے علاقے کی جو آب وہوا ہے یا جو ان کی خوراک ہے، وہ کیا تھی۔ جیسے کہ فاروق نائیک صاحب نے کہا کہ یہ آب وہوا، traditions اور values پر depend کرتا ہے۔اس وقت وہ traditions, values different تھیں، آج اسی ملک سعودی عرب میں جہاں کی ہم بات کر رہے ہیں، وہاں شادی کرنے کے لیے لڑکے اور لڑکی کے لیے 18 سال عمر ہے، 18 سال سے کم عمر کے لڑکے لڑکی کی شادی غیر قانونی ہے۔ ابھی ہم societal issues کے حوالے سے بات کر رہے ہیں اور ابھی ہم نے صوبائی حوالے سے بات کی کہ Pakhtoon issue ہے یا Afghan issue ہے، جناب! آپ نے خیبر پختونخوا کے حوالے سے قانون بنانا ہے تو خیبر پختونخوا کے حوالے سے ensure کریں کہ وہ قانون آپ کی مرضی کے مطابق بنے۔ یہ قانون خیبر پختونخوا کے حوالے سے نہیں ہے، یہ Islamabad Capital Territory کے حوالے سے ہے تو ICT میں جو قانون ہے، وہی ہونا چاہیے اور خیبر پختونخوا میں اپنے حساب سے قانون بنالیں۔

جناب! ایک اور چیز کہنا چاہوں گا کہ ہم سب کو اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیے اور یہ سوچنا چاہیے کہ کیا ہم اپنی بیٹیوں اور بہنوں کی شادی 10, 8 اور 12 سال کی عمر میں کرنا چاہیں گے؟ وہ قانون اب بنائیں اور اپنوں پر بھی نافذ کریں جو قانون آپ پورے ملک پر تھوپنا چاہتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی میڈم شیری رحمان صاحبہ۔

سینیٹر شیری رحمان: جناب چیئرمین! ایک گزارش ہے، تمام دوستوں کا احترام ہے۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: صرف اس وجہ سے دو دو، تین تین مرتبہ بھی اراکین کو وقت دیا ہے۔جی۔

Senator Sherry Rehman

سینیٹر شیری رحمان: شکریہ، جناب چیئرمین! مختصراً بات کروں گی۔ تمام دوستوں کا احترام ہے خاص طور پر اپوزیشن کے بھائی اور بہنوں کا جنہوں نے بغیر کسی تفریق کے اپنے ذہن اور conscience پر ووٹ کیا ہے تو ہر ایک کا شکریہ۔ انہوں نے تقاریر کی ہیں، support کیا ہے۔ دیکھیں میں نے تو قائد اعظم محمد علی جناح کی بات کرلی،اب یہاں وہ بھی پریشانی ہے کہ یہ consent نہیں ہوگا بچوں کا، بچیوں کا، زور زبردستی کرکے ان کا consent, ان کی حامی بھرائی

جاتی ہے،یہ سب کو معلوم ہے۔ جناب چیئرمین!اب جو بھی ہے،دیکھیں ریاست کا حق ہوتا ہے،بلوغت کی عمریاجو بھی عمرآپ نےdetermine کرنی ہےوہ ریاست کاحق ہوتا ہے، پارلیمان ریاست ہے۔ سندھ میں یہ چل رہاہے، گیارہ سال ہوگئے ہیں۔کیاسندھ پاکستان کا حصہ نہیں ہے؟ وفاقی شرعی عدالت نےstrike downنہیں کیاہے،وہاں بھی appealہوئی تھی،وہاں یہ strike down نہیں ہواہےتوآپ مہربانی کریں۔Juvenile delinquency کی بھی بات کی، 18 سال سے کم عمر میں تو ڈرائیونگ لائسنس تک نہیں دیاجاتا۔ جو بچہ ہوتاہےوہ juvenileہوجاتاہے۔آپ اتنا ہنس رہے ہیں،ہائےاللہ۔ میں صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ شادی ایک بہت بڑا فیصلہ ہوتا ہے،اس میں بچیوں کوپوری بڑی ہوکر فیملی سنبھالنی ہوتی ہے، وہ ضروری نہیں ہے کہ .puberty is not the same as maturity چیئرمین صاحب!آپ ووٹ کرائیں، بس بہت بحث ہوگئی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی سینٹر نسیمہ صاحبہ۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: بس یہ آخری مقرر ہے۔آپ نے دوتین مرتبہ بات کی ہے۔! اس وقت ایوان میں بحث ہو رہی ہےاوراس پرPoint of Order نہیں ہوسکتا۔سب اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔جی سینیٹر نسیمہ احسان صاحبہ۔

Senator Naseema Ehsan

سینیٹر نسیمہ احسان: شکریہ،جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب! Child marriageکے حوالے سے میں یہ بات کرنا چاہتی ہوں بلکہ میں مبارک باد پیش کرنا چاہتی ہوں سینیٹر شیری رحمان صاحبہ کوکہ وہ یہ بل لے کر آئی ہیں اور میری خواہش کیا، میں کہتی ہوں تمام خواتین یہی چاہتی ہیں مجھ سمیت کیونکہ میری بھی بیٹیاں ہیں۔ جناب! سب سے پہلے میں یہی کہوں گی کہ یہاں پر نہ کوئی پختون، بلوچ، سندھی اور نہ کوئی پنجابی، ہم پاکستانی ہیں اور سب مسلمان ہیں لیکن میں یہی کہنا چاہوں گی کہ میری اپنی شادی 13 سال کی عمر میں ہوئی ہے لیکن ہر لڑکی شاید نسیمہ نہیں ہوگی اورہر خاوند شاید احسان شاہ نہیں ہوگا اورہر سسرال میرے سسرال جیسا نہیں ہوگا۔ میں Grade 7 میں پڑھ رہی تھی اور میری شادی ہوگئی لیکن میرے سسرال کی سپورٹ اورخاوند کی

سپورٹ سے میں اسکول جاتی رہی، وہاں پر کالج میں بھی پڑھا، سارا کچھ کیا، الحمدللہ لیکن ایسا بھی نہیں ہے جناب والا! شادی کے بعد بچیوں کو جو مسائل در پیش ہوتے ہیں، 13 سال کی عمر میں میری شادی ہوئی، میں نے یہی عرض کیا کہ ہر سسرال شاید میرے سسرال جیسا نہ ہو۔ میں نے وہاں اپنے گاؤں، اپنے علاقے کی بچیوں کو دیکھا ہے، ان کی اموات زچگی کے دوران ہوئی ہیں، وہ 13، 14 اور 15 سال کی عمر میں ہوئی ہیں۔

جناب والا! اسلام میں بھی یہی ہے کہ بالغ ہونے کی عمر، اب بالغ سے مراد جو آج کل کی بچیاں ہیں، جیسے میرے معزز بھائی نے کہا کہ خوراک کا بھی آپ دیکھ لیں، ابھی نو اور دس سال کی بچیاں بالغ ہو رہی ہیں تو کیا ان کی بھی ہم شادی کرا دیں؟ شادی جیسے میرے ایک اور بھائی نے کہا کہ زور زبردستی والی شادی نہ ہو لیکن 18 سال کی بچی، میں کہتی ہوں کہ اس وقت اس میں وہ سمجھ بوجھ آ جاتی ہے کہ وہ کسی اور کے گھر میں جا کر اپنے آپ کو سنبھال سکتی ہیں۔

وہ اپنی فیملی کو سنبھال سکتی ہیں، اپنے خاوند کو سنبھال سکتی ہیں۔ جناب والا! میری یہ درخواست ہے اور میرے خیال میں میرے تمام بھائی بہنوں کی بھی یہی رائے ہوگی۔ میرے جو بھی بھائی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، وہ یہی سمجھتے ہیں کہ شاید میں نے اس کے خلاف بولا ہے کہ نَعُوذُ بِاللہ میں نے اسلام کے خلاف بولا ہے لیکن اسلام میں بھی بچی کو بالغ ہونے تک۔ آج کل 9 اور 10 سال کی بچیاں جو بالغ ہو جاتی ہیں کیا اسی زمرے میں آتی ہیں، شکریہ جناب والا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سینٹر کامران مرتضیٰ صاحب کیونکہ آپ کو پتہ ہے کہ اس کو اسلامی نظریاتی کونسل کے پاس بھیجنے سے پہلے Rule 102 کے تحت اکثریت کی ضرورت ہوتی ہے۔ 38 ممبران کی ضرورت ہے تو آپ کے پاس اکثریت ہے؟

سینیٹر کامران مرتضیٰ: اس میں بے شک کاؤنٹ کروالیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ لوگوں کو صرف یہ بتادیں کہ 38 ہے یا نہیں ہے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جی، یہ تو گنتی کے بعد پتہ چلے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: تو میں گنتی کے لیے جا رہا ہوں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: ایک منٹ جناب۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک مسترد کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: ایک منٹ، ابھی جو تحریک کے حق میں ہے وہ اپنی نشستوں پہ کھڑے ہو جائیں، جو نہیں۔۔۔آپ لوگ ان کو mix نہ کریں کامران صاحب۔ ایک منٹ جو اسلامی نظریاتی کونسل کے حق میں ہیں وہ اپنی نشستوں پہ کھڑے ہو جائیں۔

(اس موقع پر جے یو آئی کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب قائم مقام چیئرمین: ان کو mix نہ کریں ہم نے مکمل debate کا آپ کو موقع دیا ہے۔ تو مقررہ تحریک اکثریت نہ ہونے کی وجہ سے مسترد کی جاتی ہے۔ جی اب سینیٹر شیری رحمان صاحبہ آرڈر نمبر 22 پیش کریں۔

سینیٹر شیری رحمان: شکریہ چیئرمین صاحب آپ نے سیر حاصل گفتگو بھی کروائی۔

Senator Sherry Rehman: I wish to move that the Bill to restrain the solemnization of child marriages in the Islamabad Capital Territory [The Islamabad Capital Territory Child Marriage Restraint Bill, 2025], be taken into consideration, thank you.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی آرڈر نمبر ۲۲ لیا ہے۔ Bill کی دوسری خواندگی کی طرف جاتے ہیں۔ شقات ۲ تا ۱۳ میں کوئی ترمیم نہیں ہے، لہٰذا میں ان شقات کو ایوان کے سامنے ایک سوال کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ کیا شقات ۲ تا ۱۳ کو بل کا حصہ بنایا جائے؟

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: شقات نمبر ۲ تا ۱۳ کو Bill کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ شق ۱، Bill کا ابتدائیہ اور عنوان ہے، اب ہم Bill کا ابتدائیہ اور عنوان لیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ شق ابتدائیہ اور عنوان Bill کا حصہ بنایا جائے۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: شق نمبر 1 ابتدائیہ اور عنوان کو Bill کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ آرڈر نمبر ۲۳ سینیٹر شیری رحمان صاحبہ۔

Senator Sherry Rehman: Thank you Mr. Chairman, I wish to move that the Bill to restrain the solemnization

of child marriages in the Islamabad Capital Territory [The Islamabad Capital Territory Child Marriage Restraint Bill, 2025], be passed.

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: تحریک متفقہ طور پر منظور کی جاتی ہے اور بل متفقہ طور پر منظور کیا جاتا ہے۔ آرڈر نمبر ۲۴ سینیٹر شیری رحمان صاحبہ پیش کریں۔

Consideration and Passage of [The Ghurki Institute of Science and Technology Bill, 2025]

Senator Sherry Rehman: Thank you Mr. Chairman. I wish to move that the Bill to provide for the establishment of the Ghurki Institute of Science and Technology [The Ghurki Institute of Science and Technology Bill, 2025], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: National Assembly سے pass ہوا ہے Committee کو refer کر دیا جائے، کہ جلدی report دے دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: Bill کو متعلقہ قائمہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ آرڈر نمبر ۲۶ سینیٹر خلیل طاہر پیش کریں۔

Consideration and Passage of [The International Examination Board Bill,2025]

Senator Khalil Tahir: Thank you Mr. Chairman, I wish to move that the Bill to establish the international Examination Board [The International Examination Board Bill, 2025], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

جناب قائم مقام چیئرمین: اس Bill کو متعلقہ قائمہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ آرڈر نمبر ۲۸، سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری صاحبہ پیش کریں۔

Consideration and Passage of [The Anti-Rape (Investigation and Trial) (Amendment Bill,2023]

Senator Samina Mumtaz Zehri: I wish to move that the Bill further to amend the Anti-Rape (Investigation and Trial) Act, 2021 [The Anti-Rape (Investigation and Trial) (Amendment) Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر طلال چوہدری صاحب۔

سینیٹر محمد طلال بدر (وزیر مملکت برائے داخلہ): جناب کمیٹی نے اسے پاس کیا ہوا ہے، اس کو پاس کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک ایوان کے سامنے رکھتا ہوں۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: Bill کی دوسری خواندگی شق نمبر ۲، شق نمبر ۲ میں کوئی ترمیم نہیں ہے، لہٰذا میں اس شق کو ایوان کے سامنے رکھتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ شق ۲ کو بل کا حصہ بنایا جائے۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: شق ا،Bill کا ابتدائیہ اور عنوان ہے، اب ہم Bill کا ابتدائیہ اور عنوان لیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ شق ا ابتدائیہ اور عنوان Bill کا حصہ بنایا جائے۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری صاحبہ آرڈر نمبر ۲۹ پیش کریں۔

Senator Samina Mumtaz Zehri: I wish to move that the Bill further to amend the Anti-Rape (Investigation and Trial) Act, 2021 [The Anti-Rape Investigation and Trial) (Amendment) Bill, 2023], be passed.

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک ایوان کے سامنے رکھتا ہوں۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: Bill متفقہ طور پر منظور کیا جاتا ہے۔ سینیٹر عمر فاروق صاحب آرڈر نمبر ۳۰ پیش کریں۔

Consideration and passage of [The University of Innovation and Technology Bill, 2023]

Senator Umer Farooq: I move that the Bill to provide for the establishment of University of Innovation and Technology [The University of Innovation and Technology Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: اِس کو کمیٹی نے recommend کیا ہوا ہے تو I don't oppose اور ministry کے نمائندے بھی یہاں موجود ہیں تو ٹھیک ہے جناب، This is for the House.

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک کو ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: تحریک منظور کی جاتی ہے۔ بل کی دوسری خواندگی۔ شقات ۲ تا ۳۰۔ ہم بل کی دوسری خواندگی کریں گے یعنی بل کا شق وار زیر غور لانا۔ شقات ۲ تا ۳۰ میں کوئی ترمیم نہیں ہے، لہٰذا میں یہ شقات ایوان کے سامنے ایک سوال کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ کیا شقات ۲ تا ۳۰ کو بل کا حصہ بنایا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: شقات ۲ تا ۳۰ کو متفقہ طور پر بل کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ جدول۔ جدول میں کوئی ترمیم نہیں ہے۔ اب میں جدول کو ایوان کے سامنے ایک سوال کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ کیا جدول کو بل کا حصہ بنایا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: تحریک منظور کی جاتی ہے اور جدول کو متفقہ طور پر بل کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ شق 1، بل کا ابتدائیہ اور عنوان۔ اب ہم شق 1 ،بل کا ابتدائیہ اور عنوان لیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا شق 1، ابتدائیہ اور عنوان بل کا حصہ بنایا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: تحریک منظور کی جاتی ہے اور شق 1، ابتدائیہ اور عنوان بل کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ Order No.31. جی، سینیٹر عمر فاروق صاحب۔

Senator Umer Farooq: I move that the Bill to provide for the establishment of University of Innovation and Technology [The University of Innovation and Technology Bill, 2023], be passed.

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک کو ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: تحریک منظور کی جاتی ہے اور بل متفقہ طور پر منظور کیا جاتا ہے۔ Order No.32 and 33. ان کو defer کرنے کی درخواست آئی ہے تو اِن دونوں کو defer کیا جاتا ہے۔ Order No.34 سینیٹر محسن عزیز صاحب، Order No.34 پیش کریں۔

Consideration and passage of [The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2024]

Senator Mohsin Aziz: I move that the Bill further to amend the Provincial Motor Vehicles Ordinance, 1965 [The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2024], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی طلال چوہدری صاحب۔

سینیٹر محمد طلال بدر: جناب، اِس کو pass کر دیا جائے۔ یہ سینیٹر محسن عزیز صاحب کا بل ہے اور یہ ICT کے لیے ہے نا؟ جناب اِن کی جو reasonable چیز ہوتی ہے ہم ہمیشہ اُس کی مخالفت نہیں کرتے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک کو ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: تحریک منظور کی جاتی ہے۔ بل کی دوسری خواندگی۔ شق ۲۔ ہم بل کی دوسری خواندگی کریں گے یعنی بل کا شق وار زیر غور لانا۔ شق ۲ میں کوئی ترمیم نہیں ہے، لہٰذا میں یہ شق ایوان کے سامنے ایک سوال کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ کیا شق نمبر ۲ کو بل کا حصہ بنایا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: شق ۲ کو متفقہ طور پر بل کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ شق 1، بل کا ابتدائیہ اور عنوان۔ اب ہم شق 1 ،بل کا ابتدائیہ اور عنوان لیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا شق 1، ابتدائیہ اور عنوان بل کا حصہ بنایا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: شق 1، ابتدائیہ اور عنوان بل کا حصہ بنایا جاتا ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: بل کے دوران Point of order نہیں ہو سکتا ہے۔ Order No. 35 سینیٹر محسن عزیز صاحب! آپ Order No.35 پیش کریں۔

Senator Mohsin Aziz: I move that the Bill further to amend the Provincial Motor Vehicles Ordinance, 1965 [The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2024], be passed.

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک کو ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: تحریک منظور کی جاتی ہے اور بل متفقہ طور پر منظور کیا جاتا ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی وہ بھی لیں گے۔ آپ club کروانا چاہتے ہیں؟ Order No.38. سینیٹر محسن عزیز صاحب، Order No.38 پیش کریں۔

Consideration and passage of [The National Highways Safety (Amendment) Bill, 2024]

Senator Mohsin Aziz: I move that the Bill further to amend the National Highways Safety Ordinance, 2000 [The National Highways Safety (Amendment) Bill, 2024], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی اعظم صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: غلط driving نہ کی جائے، یہ اچھی بات ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک کو ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: تحریک منظور کی جاتی ہے۔ بل کی دوسری خواندگی۔

شق ۲۔ شق نمبر ۲ میں کوئی ترمیم نہیں ہے، لہٰذا میں یہ شق ایوان کے سامنے ایک سوال کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ شق ۲ کو بل کا حصہ بنایا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: شق 1، بل کا ابتدائیہ اور عنوان۔ اب ہم شق 1، بل کا ابتدائیہ اور عنوان لیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا شق 1، ابتدائیہ اور عنوان بل کا حصہ بنایا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: آرڈر نمبر۔۳۹ سینیٹر محسن عزیز صاحب۔ آپ آرڈر نمبر ۳۹ پیش کریں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، قانون سازی کے دوران rule کے مطابق کوئی point of order نہیں لیے سکتے۔

Senator Mohsin Aziz: I, Senator Mohsin Aziz to move that the Bill further to amend the National Highways Safety Ordinance, 2000 [The National Highways Safety (Amendment) Bill, 2024], be passed.

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: تحریک منظور کی جاتی ہے اور بل متفقہ طور پر منظور کیا جاتا ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: آرڈر نمبر ۳۶۔ سینیٹر محمد عبدالقادر صاحب آرڈر نمبر ۳۶ پیش کریں۔

(مداخلت)

(اس موقع پر سینیٹر دوست محمد خان نے کورم کی نشان دہی کی)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ counting کریں. please. جی، ہم counting کر رہے ہیں۔ پہلے آپ نے کورم point out کیا اور یہ آپ کی طرف سے ہوا ہے۔ جی، آفس سے گزارش ہے کہ پانچ منٹ کے لیے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(Bells were rung)

(Count was made)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، ایوان کورم میں ہے۔ سینیٹر دوست محمد خان صاحب آپ بات کریں۔

<u>Point of public importance raised by Senator Dost Muhammad Khan regarding non-provision of hostel accommodation to the students of Khyber Pakhtunkhwa in various Universities of Punjab</u>

سینیٹر دوست محمد خان: جناب چیئرمین! بہت بہت شکریہ۔ میرا تو گلہ ہی بیٹھ گیا کیونکہ چار بجے سے شروع ایک ٹانگ پر شتر مرغ کی طرح۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین: تمام ممبران سے گزارش ہے کہ آپ اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھیں۔ order in the House, please. جی دوست محمد خان صاحب۔

سینیٹر دوست محمد خان: جناب والا! میرا point of order یہ ہے کہ ہمارے خیبر پختونخوا کے سٹوڈنٹس ہیں اور پنجاب کے مختلف انسٹیٹیوشنز میں ان کو ایڈمشن ملا ہوا ہے۔ ہم حکومت

پنجاب کا شکریہ ادا کرتے ہیں لیکن ساتھ ظلم یہ ہوا ہے کہ ان کو hostel میں جگہ نہیں دے رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: تمام ممبران سے گزارش ہے کہ آپ اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھیں۔

سینیٹر دوست محمد خان: چونکہ 600 لڑکیاں ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر روبینہ قائم خانی صاحبہ آپ اپنی نشست پر بیٹھیں please.

سینیٹر دوست محمد خان: جناب آپ میری بات نہیں سن رہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، سینیٹر دوست محمد خان صاحب۔

سینیٹر دوست محمد خان: جناب والا! میں کہہ رہا ہوں کہ میں حکومت پنجاب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے خیبر پختونخوا اور ex-FATA کے students جو 600 کے لگ بھگ ہیں ان کو پنجاب کے institutions میں admission دیا گیا ہے لیکن ظلم ساتھ میں یہ ہوا کہ ان کو hostel میں رہنے کی اجازت نہیں دی جا رہی ہے بلکہ 60 لڑکوں کو رہنے کی اجازت ملی تھی مگر اب ان کو بھی hostel سے نکال دیا گیا ہے۔ جناب! تو کیا میں آپ سے سوال نہیں پوچھ سکتا کہ کیا ہم کوئی اچھوت قوم ہیں؟ میں سینیٹر اعظم نذیر تارڑ صاحب کو request کرتا ہوں کہ آپ وزیر اعلیٰ صاحبہ کو خط لکھیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ issue میرے office میں بھی ہوا ہے کہ سارے خیبر پختونخوا، بلوچستان کے لوگ جو مختلف صوبوں کے districts والے دور دور سے آتے ہیں ان کے issues پنجاب کے مقابلے میں جو باہر سے آتے ہیں بہت زیادہ ہیں۔ میرے ساتھ بھی ان کی ملاقات ہوئی ہے۔ جی، اعظم نذیر تارڑ صاحب، آپ اس بارے میں بتائیں؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: دیکھیں جی، سارے students بہت مقدم ہیں چاہے جہاں سے بھی آئے ہیں۔ کیونکہ یہ معاملہ حکومت پنجاب کا ہے، سینیٹر دوست محمد صاحب کی جو grievance ہے اس کو میں پنجاب تک پہنچاتا ہوں اور اس کے علاوہ میں سینیٹر صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ اگر سینیٹر پرویز رشید صاحب لابی میں موجود ہیں تو ان کی میں ایک meeting بھی

کرا دیتا ہوں۔ نہیں تو طلال چوہدری صاحب کرا دیں گے وہ حکومتِ پنجاب کو مختلف issues پر advice کرتے ہیں۔ تو وہ بھی اپنا good office ان شاءاللہ العزیز استعمال کریں گے۔ جناب! میں تو letter سے آگے جارہا ہوں I will contact with Government of the Punjab. میں انہیں کہوں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ action لیں گے۔ یہ letter سے اوپر کی بات ہے اور یہ genuine issue ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: دوسرا میں کہہ رہا ہوں کہ اس کے علاوہ House جب adjourned ہوگا تو اس کے بعد میں سینیٹر پرویز رشید صاحب کا پتا کرتا ہوں۔ وہ لابی میں ہوں گے۔ ابھی ادھر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ حکومت پنجاب سے مستقل رابطے میں ہوتے ہیں۔ میں ان سے بھی گزارش کروں گا کہ اس مسئلے کے حل کے لیے وہ آپ کی بات کو سن کر اس کا کوئی حل تلاش کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، آرڈر نمبر 36 سینیٹر محمد قادر صاحب آرڈر نمبر 36 پیش کریں۔

سینیٹر محمد عبدالقادر: جی، جناب! بڑی قربانی دی ہے اور ان کو بولنے دیا ہے۔ ان کا موڈ کسی وقت بھی چینج ہو سکتا ہے۔

Consideration and passage of [The China Pakistan Economic Corridor Authority (Amendment) Bill, 2022]

Senator Mohammad Abdul Qadir: I move that the Bill further to amend the China Pakistan Economic Corridor Authority Act, 2021 [The China Pakistan Economic Corridor Authority (Amendment) Bill, 2022], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی اعظم صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: وزارت کی otherwise کوئی instructions نہیں ہیں۔ I hope by the Committee's report کو ایوان کے سامنے پیش کر دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئر مین: تحریک منظور کی جاتی ہے اور بل متفقہ طور پر منظور کیا جاتا ہے۔

بل کی دوسری خواندگی۔ شق نمبر۔ ۲ اور شق نمبر ۳، میں کوئی ترمیم نہیں ہے، لہٰذا میں یہ شقات ایوان کے سامنے ایک سوال کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ شق نمبر۔ ۲ اور ۳ کو بل کا حصہ بنایا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئر مین: شق 1، بل کا ابتدائیہ اور عنوان۔ اب ہم شق 1 ، بل کا ابتدائیہ اور عنوان لیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا شق 1، ابتدائیہ اور عنوان بل کا حصہ بنایا جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئر مین: شق 1، ابتدائیہ اور عنوان بل کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ اور بل متفقہ طور پر منظور کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام چیئر مین: جی، آرڈر نمبر۔ ۳۷ سینیٹر محمد عبدالقادر: صاحب آپ آرڈر نمبر ۳۷ پیش کریں۔

Senator Mohammad Abdul Qadir: I, Senator Mohammad Abdul Qadir move that the Bill further to amend the China Pakistan Economic Corridor Authority Act, 2021 [The China Pakistan Economic Corridor Authority (Amendment) Bill, 2022], be passed.

جناب قائم مقام چیئر مین: اب میں تحریک کو ایوان کے سامنے رکھتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئر مین: Bill متفقہ طور پر pass ہو گیا۔ Order No.40 سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان صاحبہ کی طرف سے درخواست آئی ہے کہ اس کو defer کیا جائے۔ Order No.40 کو defer کیا جاتا ہے۔ Order No.42, سینیٹر شہادت اعوان صاحب، Order No.42 پیش کریں۔

Consideration and Passage of [The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2023]

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan move that the Bill further to amend the Provincial Motor Vehicles Ordinance, 1965 [The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

جناب قائم مقام چیئر مین: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر محمد طلال بدر: جناب چیئر مین! گزارش یہ ہے کہ جو Ministry of Law والے کہتے ہیں ہم وہی ہاں کر سکتے ہیں، ہم کبھی بھی دوسری ہاں نہیں کرتے۔ ہماری تعریف کے مطابق ہاں ہوتی ہے اور یہ تو سینیٹر شہادت اعوان صاحب کی طرف سے آیا ہے اور عین قانون کے مطابق ہے۔

جناب قائم مقام چیئر مین: اب میں تحریک ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئر مین: Bill کی دوسری خواندگی۔ شق نمبر ۲۔ شق نمبر ۲ میں کوئی ترمیم نہیں ہے، لہٰذا میں یہ شق ایوان کے سامنے سوال کے طور پر رکھتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ شق نمبر ۲ کو Bill کا حصہ بنایا جائے۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئر مین: شق نمبر ۲ کو Bill کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ اب ہم شق نمبر ا کا ابتدائیہ اور عنوان لیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ شق نمبر ا کا ابتدائیہ اور عنوان Bill کا حصہ بنایا جائے؟

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئر مین: شق نمبر ا کا ابتدائیہ اور عنوان کو بھی متفقہ طور پر Bill کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ Order No.43, سینیٹر شہادت اعوان صاحب، Order No.43 پیش کریں۔

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan move that the Bill further to amend the Provincial Motor Vehicles Ordinance, 1965 [The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2023], be passed.

جناب قائم مقام چیئر مین: اب میں تحریک کو ایوان کے سامنے رکھتا ہوں۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: Bill متفقہ طور پر منظور کیا جاتا ہے۔ Order No.44,

سینیٹر شہادت اعوان، Order No.44 پیش کریں۔

Consideration and Passage of [The Pakistan Names and Emblems (Prevention of Unauthorised Use) (Amendment) Bill, 2023]

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan move that the Bill further to amend the Pakistan Names and Emblems (Prevention of Unauthorised Use) Act, 1957 [The Pakistan Names and Emblems (Prevention of Unauthorised Use) (Amendment) Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک کو ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: Bill کی دوسری خواندگی۔ شق نمبر ۲ میں کوئی ترمیم نہیں ہے، لہٰذا میں یہ شق ایوان کے سامنے سوال کے طور پر رکھتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ شق نمبر ۲ کو Bill کا حصہ بنایا جائے؟

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: شق نمبر ۲ کو متفقہ طور پر Bill کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ شق نمبر ، ابتدائیہ اور عنوان۔ اب ہم شق نمبر ا کا ابتدائیہ اور عنوان لیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ شق نمبر ا کا ابتدائیہ اور عنوان Bill کا حصہ بنایا جائے؟

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: شق نمبر ا، ابتدائیہ اور عنوان متفقہ طور پر Bill کا حصہ بنایا جاتا ہے۔ Order No.45, سینیٹر شہادت اعوان صاحب، Order No.45 پیش کریں۔

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan move that the Bill further to amend the Pakistan Names

and Emblems (Prevention of Unauthorised Use) Act, 1957 [The Pakistan Names and Emblems (Prevention of Unauthorised Use) (Amendment) Bill, 2023], be passed.

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک کو ایوان کے سامنے رکھتا ہوں۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: Bill متفقہ طور پر منظور کیا جاتا ہے۔ Order No.46, سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری صاحبہ، Order No.46 پیش کریں۔

Withdrawal of [The National Commission on the Status of Women (Amendment) Bill, 2025] under Rule 115

Senator Samina Mumtaz Zehri: I, Senator Samina Mumtaz Zehri, seek leave to withdraw the Bill further to amend the National Commission on the Status of Women Act, 2012 [The National Commission on the Status of Women (Amendment) Bill, 2025], as introduced in the Senate on 20th January 2025.

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک کو ایوان کے سامنے رکھتا ہوں۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: Bill واپس لینے کی اجازت دی جاتی ہے۔ Order No.47 سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری صاحبہ، Order No.47 پیش کریں۔

Senator Samina Mumtaz Zehri: I, Senator Samina Mumtaz Zehri withdraw the Bill further to amend the National Commission on the Status of Women Act, 2012 [The National Commission on the Status of Women (Amendment) Bill, 2025].

جناب قائم مقام چیئرمین: Bill واپس لیا جاتا ہے۔ Order No.48, سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری Order No.48 پیش کریں۔

Withdrawal of [The National Commission for Human Rights (Amendment) Bill, 2025] under Rule 115

Senator Samina Mumtaz Zehri: I, Senator Samina Mumtaz Zehri seek leave to withdraw the Bill further to amend the National Commission for Human Rights Act, 2012 [The National Commission for Human Rights (Amendment) Bill, 2025], as introduced in the Senate on 20th January 2025.

جناب قائم مقام چیئرمین: اب میں تحریک کو ایوان کے سامنے رکھتا ہوں۔

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: Bill واپس لینے کی اجازت دی جاتی ہے۔ Order No.49 سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری، Order No.49 پیش کریں۔

Senator Samina Mumtaz Zehri: I, Senator Samina Mumtaz Zehri withdraw the Bill further to amend the National Commission for Human Rights Act, 2012 [The National Commission for Human Rights (Amendment) Bill, 2025].

جناب قائم مقام چیئرمین: Bill واپس لیا جاتا ہے۔ جی سینیٹر اعظم نذیر تارڑ صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! ایک تو میں اس ایوان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آج جتنی لگن اور توجہ کے ساتھ legislative work ہوا، اتنا لمبا اور بھاری agenda ہونے کے باوجود ہم اسے احسن طریقے سے passage میں لے کر گئے اور کچھ ایسے Bills بھی pass ہوئے جو پچھلے پانچ سے سات سالوں سے مختلف وجوہات کی وجہ سے pending ہو رہے تھے۔ آج آپ نے seriousness بھی دیکھی، آج بہت exhaustive agenda تھا، اگر آپ ایوان کی sense لے لیں تو ہم نے پچھلے دو دنوں سے حالیہ واقعات اور دفاع پاکستان کے حوالے سے جو discussion شروع کر رکھی تھی اور اگر ایوان اجازت دے تو یہ discussion ہم آئندہ دنوں میں بھی جاری رکھیں۔ آج کیونکہ کافی وقت گزر گیا ہے، بڑا لمبا اجلاس ہوا ہے تو آپ ایوان کی sense لے لیں، اسے Orders of the Day پر following days پر بھی

اسے continue رکھیں، پارلیمانی لیڈران بیٹھے ہوئے ہیں، علی ظفر صاحب، یہ ایجنڈے کا حصہ رہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: Order No.50 کے حوالے سے یہ فیصلہ ہوا کہ آنے والی جمعرات اور جمعہ کو اس پر دوبارہ سے بحث کا آغاز کریں گے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ جمعرات اور جمعہ، اس پر جمعرات اور جمعہ کو بات کریں گے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: آج بہت یک جہتی کے ساتھ، unity کے ساتھ اور consensus کے ساتھ قانون سازی بھی ہوئی اور point of order پر بھی بات ہوئی۔ ہر honourable member کو اس کا حق ہے کہ وہ اپنا اختلاف رائے دے، اختلاف رائے جمہوریت کا حصہ ہے اور یہ House of the Federation ہے۔ جو Chair پر ہوتا ہے اس کے لیے نہ کوئی عام ہوتا ہے اور نہ کوئی خاص ہوتا ہے۔ ہمارے لیے تمام ممبران ایک جتنے معزز ہیں، چاہے ان کا تعلق کسی بھی party سے ہو، کسی بھی side سے ہو۔ ہمارے لیے کوئی بھی ممبر نہ عام ہے اور نہ خاص ہے اور نہ ہی ہماری کوئی priority ہے۔ سب ممبرز ہمارے لیے برابر ہیں اور rules Chair پر بھی لاگو ہوتے ہیں، نیچے بیٹھے honourable members اور پورے House پر لاگو ہوتے ہیں۔

آج جس طرح سے یہ ایوان چلا، جس unity کے ساتھ چلا، جس اتحاد اور اتفاق کے ساتھ چلا میں اس پر تمام Parties کو، تمام ممبران کو، تمام پارلیمانی لیڈرز کو، Leader of Opposition کو، تمام ممبرز کو اس یک جہتی اور unity پر بحیثیت Chairman, بحیثیت House of the Federation میں سب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

یہاں پر ہمارے کچھ ممبران نے طاہر سندھو صاحب نے، پرویز رشید صاحب نے جو نقطہ اٹھایا ہے ان سے بھی میری گزارش ہے کہ مجھے میرے office chamber میں ملیں تاکہ اس کے بارے میں بھی جو قانونی طریقہ ہے، جو آئینی طریقہ ہے اس پر عمل کیا جائے گا۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: میں دفتر سے مشورہ کرکے جو بھی قانونی positionہو گی میں اس طرح کر لوں گا۔ ایوان بروز جمعرات مورخہ ۲۲ مئی 2025 صبح ساڑھے دس بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے، شکریہ۔

(The House was then adjourned to meet again on Thursday, 22nd May, 2025 at 10:30 am.)